تحریکِ شاتمینِ رسول کا منظر و پس منظر
آزادیٔ اظہارِ رائے
یا صلیبی دہشت گردی
• ریجنالڈ کا عبرت ناک انجام
• کعب بن اشرف کا قتل
• پادری یولوجیوس کی تحریکِ شتمِ رسول
• عُشاقِ رسول کے لازوال کارنامے
• آزادیٔ صحافت یا صلیبی دہشت گردی
• ہولوکاسٹ اور قانونِ آزادیٔ صحافت
صاحبزادہ محمد اسمٰعیل بدایونی
باہتمام جماعتِ اہلسنت پاکستان
ناشر اسلامک ریسرچ سوسائٹی

آزادیٔ اظہار رائے

یا

صلیبی دہشت گردی

تحریک شاتمین رسول کا منظر و پس منظر

از قلم

صاحبزادہ محمد اسماعیل بدایونی

نام کتاب۔۔۔۔آزادیٔ اظہار رائے یا صلیبی دہشت گردی

تالیف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔محمد اسماعیل احمد بدایونی

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جماعت اہلسنت پاکستان

صفحات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رابطہ کا پتہ

اسلامک ریسرچ سوسائٹی

CA -17 الفلاح سوسائٹی شاہ فیصل کالونی کراچی

03222349971----03322463260

ismailromi@yahoo.com

تقریظ جمیل

ازحضرت علامہ مولانا خلیل الرحمٰن چشتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

خطیب نیو میمن مسجد بولٹن مارکیٹ، پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سائٹ کراچی
ناظم اعلیٰ۔ جماعت اہلسنت پاکستان کراچی

الحمد لله رب العالمين ٥والصلوة والسلام علی اشرف الانبياء والمرسلين ٥امّابعد

آقا و مولیٰ حضور مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس سے بے پناہ محبت و عشق مومن کی میراث ہے ۔۔۔۔آپ ﷺ کا ادب و احترام، تعظیم و توقیر، ایمان کی جان اور انسانیت کی روح ہے۔

غیر مسلم تو ایک طرف رہے قرآن کریم تو کسی مسلمان کی یہ حرکت بھی برداشت نہیں کرتا کہ وہ دانستہ یا نادانستہ، اشارۃً یا کنایۃً حضور ﷺ کی شان میں گستاخی و بے ادبی سے پیش آئے۔

اسلام نے غیر مسلموں کو جو حقوق دیئے ہیں وہ سب کو معلوم ہیں امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جس طرح شفیق باپ بن کر ان کی حفاظت کی اس کی تاریخ گواہ ہے لیکن جب کبھی بھی تحفظ ناموس رسالت کا مسئلہ درپیش آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ننگی تلوار بن گئے، اس سلسلے میں کسی مصلحت کو انہوں نے رکاوٹ نہ بننے دیا۔ زادالمعاد جلد نمبر۳ میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے نائبین خلافت کے نام یہ حکم جاری کیا تھا کہ

"مَنْ سَبَّ الله وَرَسُوْلَه اَوْ سَبَّ اَحَدًامن الانبياءِ فاقْتُلُوهُ

جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ یا انبیائے کرام میں سے کسی کے خلاف بکواس کرے اسے قتل کردو

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام غیر مسلموں کے حقوق کی حفاظت کا درس دیتا ہے ساتھ اسلام از روئے قرآن اس بات کی بھی اجازت نہیں دیتا کہ عیسائی مشنری اور یہودی قوم ہمارے دین یا ہمارے نبی کی توہین کریں، گستاخی کی اجازت دینا تو درکنار بلکہ ایسا ناپاک ارادہ کرنے والوں کو معاف بھی نہیں کرتا۔

زیر نظر کتابچہ عزیزم برادرم محمد اسماعیل بدایونی صاحب کی سعادت دارین کا ثبوت ہے جس میں

انہوں نے توہین رسالت کی عالمی سازش کو بے نقاب کیا ہے اور توہین رسالت کرنے والوں کے لیے سزائے موت کے قانون کو قرآن وسنت و عمل صحابہ اور تاریخی حوالوں سے ثابت کیا ہے۔ محمد اسماعیل بدایونی صاحب نے حال ہی میں جامعہ کراچی سے ایم اے قرآن و سنّۃ میں فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے مولف موصوف کا یہ سارا کمال دراصل ان کے والد گرامی ممتاز عالم دین حضرت علامہ مولانا پروفیسر ریاض احمد بدایونی کی نگاہ تربیت اور فیضان کرم کا نتیجہ ہے۔
فی زمانہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ملت کے افراد کا تعلق حضور نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ سے مضبوط سے مضبوط تر کیا جائے، اور قلوب و اذہان کو عشق مصطفیٰ ﷺ سے گرمایا جائے، تا کہ ہر مسلمان دین اسلام کا سچا سپاہی بن جائے اور عظمت و ناموس مصطفیٰ ﷺ پر جان دینا دارین کی سعادت جانے۔
برادرم محمد اسماعیل بدایونی صاحب کی یہ کوشش اس امر کی جانب ایک مخلصانہ قدم ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی و کوشش کو اپنی اور اپنے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں درجہ قبولیت عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنے محبوب پاک صاحب لولاک ﷺ کی عظمت و ناموس پر اپنا تن من دھن یعنی سب کچھ قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے

آمین بجاہ النبی الکریم

فقط والسلام
خلیل الرحمٰن چشتی

یہ اس زمانے کی بات ہے جب اندلس پر مسلمانوں کی حکومت تھی اور مسلمانوں کی حکومت میں امن وامان کا یہ عالم تھا کہ شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ سے پانی پیا کرتے تھے۔ عیسائیوں اور یہودیوں کو اپنے اپنے مذہب کے مطابق مذہبی آزادی حاصل تھی مسلمانوں کے اس رویہ نے ان کے دلوں پر ایک اچھا اثر ڈالا اور ان میں سے اکثر لوگوں نے اپنے مذہب کو چھوڑ کر دین اسلام اختیار کر لیا۔

وہیں قرطبہ میں ایک یولوجیوس (Euloguis) نامی راہب رہا کرتا تھا۔ یہ ایک متعصب عیسائی تھا۔ یولوجیوس Euloguis قرطبہ کے ایک قدیم خاندان سے تعلق رکھتا تھا یہ خاندان جس قدر عیسائی مذہب سے شغف رکھتا تھا اسی قدر اسلام سے عداوت رکھنے میں مشہور تھا یولوجیوس Euloguis کا دادا جس کا نام بھی یولوجیوس Euloguis ہی تھا جس وقت مسجد کے مینار سے اذان کی آواز سنتا تھا تو اپنے جسم پر صلیب کا نشان بناتا تھا اور یہ کہا کرتا تھا۔

"اے خدا! چپ نہ ہو، اے خدا چین نہ لے کیونکہ دیکھ تیرے دشمن اودھم مچاتے ہیں اور ان لوگوں نے جو تجھ سے کینہ رکھتے ہیں سر اٹھایا ہے"، (عبرت نامہ اندلس صفحہ 463)

اگرچہ یولوجیوس کا خاندان مسلمانوں کا بڑا دشمن تھا مگر اس کے تین بھائیوں میں سب سے چھوٹا بھائی جوزف اسلامی حکومت کا ملازم تھا، دو بھائی تجارت کرتے تھے، ایک بہن تھی جس کا نام انولو تھا یہ کسی چرچ میں راہبہ ہو گئی تھی، یولوجیوس کی تعلیم شروع ہی سے اس غرض سے ہوئی تھی کہ وہ پادری بنے، خانقاہِ شنت میں زولوس کے پادریوں کی شاگردی میں اس نے رات دن اس قدر محنت کی کہ اپنے ہم مکتبوں سے ہی نہیں بلکہ

استادوں سے بھی بڑھ گیا۔

اب اسے یہ شوق ہوا کہ اس خانقاہ کے پادری جہاں تک پڑھا سکے تھے اس سے آگے بھی تعلیم حاصل کرے لیکن اس خوف سے کہ یہ استاد ناراض نہ ہو جائیں اپنا خیال ان پر ظاہر نہ کیا اور پوشیدہ طور پر قرطبہ کے مشہور و معروف علمائے مسیحی بالخصوص رئیس راہبان اسپرا کے درس میں شریک ہونے لگا اس رئیس راہبان نے اسلام کے رد میں ایک کتاب بھی لکھی تھی اور دو مسیحی شہیدوں (گستاخانِ رسول) کی سوانح بھی لکھ چکا تھا جو امیر عبدالرحمٰن ثانی کے دور حکومت میں قتل ہو کر شہیدوں کے زمرے میں داخل ہوئے تھے۔

پادری اسپرا نے نوجوان یولوجیوس Euloguis پر اپنا بہت اثر پہنچایا اور اسی رئیس راہبان نے اس کے دل میں اسلام کی طرف سے وہ عداوت پیدا کی جو بعد کو یولوجیوس Euloguis کی طبیعت کا خاصہ ہو گئی۔ یولوجیوس Euloguis خاندانی طور پر تو پہلے ہی متعصب اور کم ظرف آدمی تھا اسپرا کی صحبت نے اسے اسلام دشمنی میں اور شعلہء جوالہ بنا دیا۔

پروفیسر رائن ہاٹ ڈوزی اپنی کتاب ''عبرت نامہ اندلس'' میں لکھتا ہے۔

مسلمانوں کے پیغمبر اور پیغمبر کی تعلیم کے متعلق ان پادریوں نے اپنے دماغ میں نہایت بیہودہ اور غلط خیالات بھر لئے تھے۔ پیغمبر اسلام اور ان کی تعلیم کی اصلی کیفیت سے آگاہ ہونا ان کے لئے کچھ مشکل نہ تھا لیکن جہالت اتنی تھی کہ خود مسلمانوں سے جو ان کے ہمسایہ تھے ان باتوں کو تحقیق کرنے کی انہوں نے مطلق پرواہ نہ کی حقیقت سے اجتناب کر کے اس بات کو بہتر سمجھا کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی نسبت نہایت مہمل قصوں کا یقین کر لیا۔

یولوجیوس Eulogius جو اس زمانہ کے پادریوں میں بڑا صاحب علم وفضل مانا جاتا تھا۔سیرت پیغمبر سے آگاہ ہونے کے لیے عربوں کی تصانیف کی طرف متوجہ نہ ہوا۔اگر چہ وہ عربی میں کتب تواریخ پڑھنے کی پوری استعداد رکھتا تھا بلکہ لاطینی زبان کی ایک قلمی کتاب کو اس بارے میں اس نے مستند سمجھ لیا یہ قلمی نسخہ اس کو بنبلونہ کی مسیحی خانقاہ میں اتفاق سے مل گیا تھا۔اس کتاب میں جہاں اور باتیں لکھی تھیں ایک جھوٹا اور نامعقول قصہ بھی درج تھا اس جھوٹے اور بیہودہ قصہ کی نسبت پادری یولوجیوس بڑے جوش وخروش سے اپنی کتاب میں کہتا ہے کہ ایسے ہوتے تھے مسلمانوں کے پیغمبر کے معجزات۔1

یولوجیوس Eulogius اور مسیحی جنونی تحریک:

اندلس میں عیسائیوں کو اپنے مذہبی رسوم آزادی کے ساتھ انجام دینے کی جو رعایتیں حاصل تھیں اس کا نتیجہ برعکس نکلا اندلس کے پادری کلیساؤں کے عہد رفتہ کے اقتدار کو پھر بحال کرنا چاہتے تھے کیونکہ مسلمانوں کے اقتدار نے ان کی مذہبی بے راہ روی کو ختم کر دیا تھا اور مسلم حکومت کی رواداری سے ان کو اس بات کا موقع نہ مل سکا کہ وہ تمام عیسائی رعایا کے جذبات کو بھڑکا سکیں چنانچہ اب انہوں نے یہ رخ اختیار کیا کہ غالی عیسائیوں کی ایک جماعت میں یہ خیالات پیدا کیے کہ مذہب کی اصل روح ریاضت اور تکالیف اٹھانے سے پیدا ہوتی ہے اس لیے حکمرانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کر کے اپنے جسم اور گوشت پوست کو تکلیف پہنچائیں تاکہ روح کا تزکیہ ہو سکے اور گناہوں کی تلافی بھی ہو۔

الوارو alvaro اورفلورا

یولو جیوس کی یہ تحریک کبھی کامیاب نہ ہوتی اگر قرطبہ کا ایک دولت مند نوجوان الوارو alvaro اورایک حسین دوشیزہ فلورا اس میں شامل نہ ہوتے۔

الوارو اور یولو جیوس کی ملاقات پادری اسپرا کے درس میں ہی ہوئی تھی الوارو alvaro اکثر پادری اسپرا کے درس میں شریک ہوتا تھا رفتہ رفتہ جو خیالات اسپرا کے تھے وہ ہی خیالات الوارو کے بھی ہوتے چلے گئے یولوجیوس کی دوستی نے ان خیالات کو اور ہوا دی۔

فلورا کا باپ مسلمان اور ماں عیسائی تھی اور یہ لڑکی مسلمان سمجھی جاتی تھی باپ کا سایہ بچپن ہی سے سر سے اٹھ گیا تھا ماں نے اسے خفیہ طور پر عیسائی مذہب پر اٹھایا۔ یولوجیوس کی تبلیغ اور انجیل کے مطالعے نے فلورا کے عیسائی جذبات کو بھڑکا دیا اور وہ بھاگ کر عیسائیوں کے پاس پناہ گزیں ہوگئی جب اس کے فرار کی ذمہ داری عیسائی پادریوں پر ڈالی گئی اور ان پر سختی کی گئی تو فلورا واپس آگئی اور اپنے عیسائی ہونے کا برملا اعلان کر دیا۔ اس کا بھائی مسلمان تھا اس نے اسے بہت سمجھایا اور ڈرایا مگر بے سود چنانچہ معاملہ شرعی عدالت میں پیش آیا اور قاضی نے اس کے درے لگوائے اور اس کو گھر واپس کیا کہ وہ اسلام کی تعلیم حاصل کرے۔ گھر واپس آنے کے کچھ دن بعد فلورا پھر بھاگ کر کسی عیسائی کے گھر روپوش ہوگئی یہاں اس کی ملاقات یولوجیوس Euloguis سے ہوئی اور یولوجیوس Euloguis اس کے عشق میں مبتلا ہو گیا جیسا کہ پروفیسر آئی ایچ برنی صاحب نے اپنی کتاب ''مسلم اسپین'' میں ان تاثرات کا

تذکرہ کیا ہے۔

''اے مقدس بہن تو نے مجھ پر یہ کرم کیا کہ تو نے مجھے اپنی وہ گردن دکھائی جو دروں کی چوٹ سے پاش پاش ہو چکی تھی اور وہ خوبصورت لٹیں کاٹ دی گئی تھیں جو کبھی اس پر لٹکا کرتی تھیں یہ اس لیے کہ تو نے مجھے اپنا روحانی باپ سمجھا اور تو نے مجھے اپنی طرح پارسا اور مخلص یقین کیا میں نے ان زخموں پر آہستہ سے اپنا ہاتھ رکھا، میں نے چاہا کہ میں انہیں اپنے لبوں سے اچھا کر دوں کیا میں یہ جسارت کر سکتا تھا جب میں تجھ سے جدا ہوا تو اس شخص کی مثل تھا جو خواب میں چہل قدمی کرتا ہو اور نہ ختم ہونے والی آہ وزاری کرتا ہو۔''2

اب اس تحریک کی تعلیمات کا عملی آغاز ہوا اور عین عید کے دن پادری پرفیکٹس نے مسلمانوں کے مجمع میں گھس کر اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی شان میں ناروا الفاظ کہے مسلمان مشتعل ہو گئے اور اس کو مار ڈالا قرطبہ کے پادری اس بدبخت کی لاش اٹھا کر لے گئے اور نصرانیوں کی طرف سے اسے ولی کا درجہ دیا گیا۔

ایک دوسرے پادری اسحاق نے جو طبانوس کی مسیحی خانقاہ میں گوشہ نشین تھا یہ خانقاہ اس کے چچا جرمیاس نے اپنے ذاتی مال سے تیار کرائی تھی اس خانقاہ کے قوائد اور ضوابط دوسری خانقاہوں سے زیادہ سخت تھے۔

ڈوزی لکھتا ہے۔

''مذہبی تعصب و عناد کی نشونما کے لیے یہ بہت ہی زرخیز زمین سمجھی جاتی تھی اس کنج عزلت میں اسحاق کا چچا جرمیاس اور اس کی چچی الزبتھ اور چند عزیز بھی رہتے تھے اور ان سب نے رہبانیت کی تنگ و تاریک زندگی اختیار کر رکھی تھی۔ مثال کی قوت، وحشت

خیز ماحول، سخت روزے، شب بیداری، عبادات، جسم کو اذیتیں پہنچانا اور مسیحی شہداء کے سوانح کا ہر وقت مطالعہ۔ ان تمام باتوں نے مل جل کر اس نوجوان اسحاق کے دل میں مذہبی تعصب کا جوش وخروش بھر دیا۔ 3

ایک دن مسیحی شہیدوں میں اضافہ کے شوق نے اسحاق کو بے کل کر دیا اور اس نے قاضی کی عدالت کے سامنے اسلام کو برا بھلا کہنا شروع کیا چنانچہ اس کو سزائے موت سے ہمکنار کیا گیا اور عیسائیوں کو اجازت نہیں ہے کہ مجرم کی لاش کو تزک واحتشام کے ساتھ دفن کریں بلکہ حکم دیا جاتا ہے کہ اس کی لاش کو کئی دن تک پھانسی پر اس طرح کہ سر نیچے ہو اور ٹانگیں اوپر ہوں لٹکا رہنے دیا جائے اس کے بعد لاش جلا کر اس کی راکھ دریا میں بہادی جائے۔ ان حکموں کی تعمیل ہوئی۔

اب اور عیسائی ،شہید (درحقیقت جہنم رسید) ہونے کے لیے اس میدان میں اترے۔ اسحاق کے قتل کے دو دن بعد ایک افرنجی عیسائی سانکو جو یولوجیوس کا شاگرد تھا کے دماغ میں یہ سودا سمایا اور ذات رسالت ماب ﷺ کی شان اقدس میں گستاخیاں کیں اور واصل جہنم ہوا۔

اس کے بعد چھ راہب جن میں ایک اسحاق کا چچا جرمیاس اور دوسرا راہب جانتبوس تھا جو اپنے حجرے میں تنہا پڑا رہتا تھا قاضی کے سامنے آئے اور کہا کہ ہم اپنے مقدس بھائیوں اسحاق اور سانکو کے الفاظ کا اعادہ کرتے ہیں" اتنا کہہ کر پیغمبر اسلام کو دشنام دینے لگے اور کہا کہ اب اپنے جھوٹے نبی کا بدلہ ہم سے نکالو" یہ چھ کے چھ بھی قتل کر دیئے گئے ان کے بعد شنت ایکس کلوس کے گرجے کے ایک اور پادری نے جس کا نام "یسی نند" تھا اور پادری اسحاق اور سانکو کا بڑا دوست تھا اس کے دماغ میں بھی یہ

خناس بھرا ہوا تھا بالآخر اپنے انجام سے دوچار ہوا اس کے بعد پادری شماس پولوس اور نوجوان راہب تھیوڈمیر بھی واصل جہنم ہوئے۔

پروفیسر آئی ایچ برنی ''لین پول'' کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

''اگرچہ گیارہ آدمیوں نے اپنی جانیں اس احمقانہ تحریک کے لیے دیں لیکن پھر بھی قرطبہ کے عیسائیوں کی اکثریت نے اس کو ناپسند کیا چنانچہ تحریک پادریوں سے نکل کر عوام میں مقبول نہ ہو سکی۔ سمجھدار عیسائیوں نے اسلامی حکومت کی رواداری اور ان کے ساتھ مسلمانوں کے شریفانہ طرز عمل کو یاد دلایا اور سمجھایا کہ مسلمان اپنی وسعت قلب کے باوجود اس بدزبانی کو برداشت نہ کریں گے۔ علاوہ ازیں ایسی خودکشی عیسائیت کے نقطہ نگاہ سے جائز نہیں۔ انجیل مقدس کی یہ تعلیم بھی ہے کہ بدزبانی کرنے والے کبھی آسمانی بادشاہت میں داخل نہ ہوں گے۔ یولوجیوس نے ان اعتراضات کا جواب اپنے ذمہ لے لیا اور ایک کتاب یادگار شہداء کے نام سے لکھنی شروع کی، اس تصنیف کی کتاب اول میں ایسے لوگوں کو نہایت سخت وست کہا ہے جو بقول مصنف اپنی ناپاک زبانوں سے مسیحی شہیدوں کی شان میں بے ادبی کرتے اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ 4

یولوجیوس Euloguis کی سحر بیانی

یولوجیوس اپنی اس تحریک کو آگے بڑھاتا رہا اور اس کی سحر بیانی نے فلورا اور اس کی سہیلی مریم کو ہمیشہ ہمیشہ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونک دیا۔

فلورا اور اس کی سہیلی مریم

مریم ایک نوجوان راہبہ تھی یہ ان چھ راہبوں میں سے ایک راہب کی بہن تھی جو قاضی کے سامنے دشنام دہی کے جرم میں قتل ہوئے تھے۔

فلورا کے دماغ پر تو یہ بھوت پہلے ہی سے سوار تھا مریم کے اوپر بھی یہ خناس سوار ہو گیا دونوں آپس میں گلے ملیں۔ مریم بولی ''میں اپنے بھائی سے ملنے جاؤنگی''۔ فلورا نے کہا ''میں مسیح سے اپنی شادی رچا کر خوش رہوں گی''۔ دونوں عصبیت کی غلاظت اپنے دماغ مین سمائے۔ دارالقضاء میں قاضی کے سامنے آئیں اور دشنام طرازی کی اور اپنے انجام سے دوچار ہوئیں۔

ڈوزی لکھتا ہے۔

''جس دن (۲۵ جمادی الاول ۲۳۷ھ بمطابق ۲۴ نومبر ۸۵۱ء) فلورا اور اس کی سہیلی مریم کو قتل کیا گیا یولوجیوس Euloguis کے لیے وہ بڑی کامیابی اور فتح کا دن تھا اور کہتا تھا کہ ان کی فتح پر تمام کلیسا خوش ہے لیکن میں سب سے زیادہ اس فتح پر خوش ہونے کا حق رکھتا ہوں کیونکہ ان کے ارادے اور قصد کو میں نے اس وقت مضبوط کیا تھا جب ان کی ہمت پست ہونے لگی تھی''5

عزیزان گرامی!

یہ گستاخان رسول دانستہ اپنی گردنیں جلاد کے سامنے پیش کرتے رہے ادھر الوارو اور یولوجیوس ان گستاخان رسول کی حمایت اور ان کے کاموں کی ستائش پر کمر بستہ رہے دونوں نے ایک ایک کتاب عیسائی شہیدوں کی تعریف میں لکھی

قرطبہ کی نوجوان لڑکی اور یولوجیوس Euloguis

اسی زمانے میں قرطبہ میں ایک نوجوان لڑکی جس کا نام لکرتیتا تھا رہا کرتی تھی اس کے ماں باپ مسلمان تھے لیکن ایک رشتہ دار عورت نے جو راہبہ تھی اس لڑکی کو خفیہ طور پر عیسائی کر لیا۔ چنانچہ ایک دن لڑکی نے اپنے ماں باپ کو صاف صاف بتا دیا کہ اسے

اصطباغ مل چکا ہے ماں باپ یہ خبر سن کر بے حد ناراض ہوئے اور چاہا کہ لڑکی کو پھر مسلمان کر لیں مگر وہ نہ مانی۔ اس لڑکی نے یولوجیوس Euloguis اور اس کی بہن انوالا سے اپنا حال کہہ کر پناہ چاہی۔

ڈوزی لکھتا ہے۔

> یولوجیوس نے اس لڑکی کو بہت اطمینان دلایا کہ ہم تمہارے پوشیدہ رہنے کا انتظام اسی دن کر دیں گے جس دن تم اپنے ماں باپ کے گھر سے نکل کر بھاگو گی۔6

کچھ دنوں کے بعد لکرتیتا فرار ہو کر یولوجیوس Euloguis کے پاس پہنچ گئی لیکن کسی عیسائی نے قاضی کے پاس یہ اطلاع کر دی کہ جس لڑکی کی تلاش کی جا رہی ہے وہ اس وقت یولوجیوس Euloguis کے گھر میں اس کی بہن انوالا کے پاس ہے۔ قاضی نے فوراً اس کی گرفتاری کا حکم دیا۔ چنانچہ لڑکی جس مکان میں ٹھہری ہوئی تھی اسے گھیرے میں لے لیا گیا اور لکرتیتا کے ساتھ یولوجیوس Euloguis کو بھی اسی مکان سے گرفتار کر لیا۔

جب قاضی کے سامنے یولوجیوس Euloguis نے لکرتیتا کو مسلمان سے عیسائی بنانے کا جرم قبول کر لیا تو قاضی نے اس کے لیے تازیانے کی سزا تجویز کی کیونکہ اس جرم کی سزا سزائے موت نہ تھی۔

یولوجیوس Euloguis نے فیصلہ کیا کہ قاضی کے تازیانے کی سزا، اس کے لیے بے عزت کرنے والی سزا ہے اس نے اپنا ارادہ مضبوط کیا اور اس ارادے کی وجہ ہمت نہ تھی بلکہ غرور تھا کیونکہ اس کو وہ شوق شہادت نہ تھا جو اس نے اپنے متعدد شاگردوں کے دلوں میں پیدا کیا تھا بلکہ یولوجیوس Euloguis ایسے گروہ کا سرغنہ تھا جو

مسلمانوں کے مقابلے میں قوت اور اختیارات حاصل کرنا چاہتے تھا۔
غرض یہ کہ یولوجیوس نے فیصلہ کرلیا کہ تازیانے کی بے عزت کرنے والی سزا برداشت کرنے سے بہتر ہوگا کہ مسیحی شہیدوں میں نام لکھوالوں چنانچہ اس نے قاضی کو فوراً پکار کر کہا کہ "قاضی اپنی تلوار تیز کر، میری روح کو اس کے خالق کے پاس روانہ کر اس خیال میں نہ رہے کہ تو میری کھال کوڑوں سے ادھیڑ دے گا" اتنا کہہ کر اس پادری نے مسلمانوں کے پیغمبر کی نسبت نہایت سخت بے ادبی کے الفاظ کی بوچھاڑ کردی۔ یولو جیوس کو اس کے کیے کی سزا ملی اور اسے فوراً مقتل کی جانب روانہ کر دیا گیا۔

یولوجیوس Euloguis کا قتل

یولوجیوس Euloguis کو جب مقتل میں پہنچایا تو ایک خواجہ سرا نے اس کے ایک گال پر زوردار طمانچہ رسید کیا یولوجیوس Euloguis نے مسیحی تعلیمات کے مطابق اپنا دوسرا گال بھی سامنے کر دیا خواجہ سرا نے دوسرا طمانچہ رسید کیا۔ اس کے بعد جلاد نے اسے ھاویہ رسید کیا اور روئے زمین اسکے ناپاک وجود سے پاک ہوگئی اور یہ تحریک وہیں پر ختم ہوگئی۔

عزیزان گرامی!

آج یولوجیوس Euloguis کی پرتشدد تحریک ایک مرتبہ پھر جنم لے چکی ہے لیکن اس کی رہنمائی اب یولوجیوس Euloguis نہیں کر رہا بلکہ اس تحریک کی پشت پناہی مکار یہودی کر رہا ہے ناروے اور ڈنمارک سے اس تحریک کا از سر نو آغاز ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ تحریک پورے یورپ کی تحریک بن گئی آزادی اظہار صحافت کی آڑ لے کر

یہود ونصاریٰ نے ایک مرتبہ پھر ناموس رسالت پر حملے کی جسارت کی ہے لیکن۔

چاند روشن ہے مگر اتنامنور تو نہیں
آپ کے نقش کف پا کے برابر تو نہیں
آپ کی عظمت و ناموس پہ کٹ جائیں گے
جان پیاری ہے مگر آپ ﷺ سے بڑھ کر تو نہیں

لحم خنزیر کھانے اورام الخبائث پینے والے مکار فرنگی ،صیہونی یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ پیہم غلامی اور فرنگی تہذیب کے مسلسل کاری حملوں سے ملت اسلامیہ پر موت کا سکوت طاری ہے اس کی ایمانی نبضیں ڈوب چکی ہیں اس کے قلب کی اسلامی دھڑکنیں خاموش ہوگئیں ہیں۔۔۔اس کے ماتھے کی حدت ،ٹھنڈک میں بدل گئی ہے انہوں نے مسلمانوں کا آخری ٹیسٹ لینا چاہا تا کہ اس کے بعد اسے سپرد خاک کر دیا جائے انہوں نے پھر ایک مرتبہ تحریک شتم رسول کا آغاز کر دیا۔

لیکن مکار فرنگی یہ بھول گیا کہ عہد رسالت سے لے کر آج تک شاتم رسول کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔

وہ یہودیوں کا سرخیل کعب بن اشرف ہو یا عیسائیوں کا سر غنہ یولوجیوس Euloguis ہو یا کرک کا حاکم ریجنالڈ ہو یا ہندوؤں کا چہیتا راجپال۔

ملت اسلامیہ کے غیور فرزندوں نے انہیں ہمیشہ ذلت کی موت سے ہمکنار کیا ہے۔

تاریخ گواہ ہے راجپال نے ناموس رسالت پر حملہ کیا تو ملت اسلامیہ کے غیور فرزند غازی علم الدین شہید نے اسے کعب بن اشرف کے پاس پہنچا دیا۔۔۔رام گوپال

نے سرور دو عالم ﷺ کے ناموس پر حملہ کیا تو غازی مرید حسین اس پر لپکا اور اسے جہنم رسید کیا۔۔۔۔ سوامی شردھانند نے ہذیان بکا تو ملت اسلامیہ کے شیر غازی عبدالرشید نے اسے چیر پھاڑ کر رکھ دیا۔۔۔ نتھو رام نے دریدہ ذہنی کی تو غازی عبدالقیوم نے اسے جہنم واصل کر دیا۔۔۔۔ چنچل سنگھ نے بکواس کی تو غازی عبداللہ نے ایک ہی وار میں اسے جہنم کے شعلوں کی نذر کر دیا۔۔۔۔ پالامل نے اپنا تعفن زدہ منہ کھولا تو غازی محمد صدیق نے اسے موت کا رقص کرایا۔۔۔۔ بھیشو نے ہرزہ سرائی کی تو غازی عبدالمنان نے اسے موت کے گھاٹ اتارا۔۔۔۔ چرن داس نے جب اپنے غلیظ منہ سے غلاظت اگلی تو غازی میاں محمد نے اس کے وجود کو ادھیڑ دیا۔۔۔۔ جب ویدا سنگھ نے زہر میں ڈوبی ہوئی اپنی بچھونما زبان کھولی تو غازی احمد دین نے اسے قتل کر کے ملت اسلامیہ کے کلیجے کو ٹھنڈک پہنچائی۔

ان وفا کے پیکروں نے ۔۔۔ عشق رسول ﷺ سے سرشار عاشقان رسول ﷺ نے ۔۔۔۔ اپنے اسلاف کے جانشینوں نے، اپنے صحابہ کرام اور قرون اولی کے فنا فی الرسول مجاہدین کو مخاطب کر کے کہہ دیا کہ ہم آپ سے شرمندہ نہیں ہم نے غلامی کا طوق، ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہننے کے باوجود گستاخان رسول سے وہی سلوک کیا جو اپنے عہد میں تم کیا کرتے تھے ہم نے اس کسمپرسی کے عالم میں بھی اپنے آقا سے بے وفائی نہیں کی۔

گستاخ رسول یہودی کعب بن اشرف کا قتل

یہ اس وقت کا ذکر ہے کہ جب سرکار دو عالم ﷺ مدینے تشریف لے گئے مدینے میں

اس وقت مسلمانوں کے علاوہ یہودیوں کی بڑی تعداد رہا کرتی تھی۔
اگر چہ ہر یہودی کے دل میں اسلام دشمنی کے جذبات شعلہ زن تھے لیکن کعب بن اشرف کی اسلام دشمنی کا انداز بڑا گھناؤنا اور گھٹیا تھا یہ خاندانی طور پر یہودی نہیں تھا اس کا باپ ایک اعرابی تھا جس کا تعلق بنی نبہان قبیلہ سے تھا۔ اس نے اپنے قبیلے کے کسی شخص کو قتل کر دیا تھا اور جان بچانے کے لیے یثرب چلا آیا اور بنی نضیر کا حلیف بن گیا اس نے وہاں بڑی دولت کمائی۔ بنو نضیر کے قبیلہ کے سردار ابوالحقیق کی لڑکی عقیلہ سے شادی کر لی اس کے بطن سے یہ کعب نامی لڑکا پیدا ہوا بڑا قد آور تھا اس کی تو ند بڑھی ہوئی تھی اس کا سر نمایاں طور پر بڑھا ہوا تھا۔ جسمانی وجاہت کے علاہ بڑا فصیح اللسان، قادر الکلام شاعر تھا دولت وثروت کی کثرت کے باعث حجاز میں بسنے والے سارے یہودیوں کا وہ سردار بن گیا تھا۔
رسول مکرم ﷺ کی ہجو میں یہ بد بخت اشعار کہا کرتا تھا۔ قصائد لکھا کرتا تھا اور کفار قریش کو حضور ﷺ کے ساتھ جنگ کے لیے بھڑکا تا رہتا تھا۔
غزوہ بدر میں لشکر اسلام کی فتح مبین کی خوشخبری لے کر جب حضرت زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ مدینہ طیبہ تشریف لے آئے اور انہوں نے برملا یہ اعلان کیا کہ کفار مکہ کے فلاں فلاں رئیس کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے اور فلاں فلاں سردار کو جنگی قیدی بنا لیا گیا ہے تو اس بد بخت کو یارائے ضبط نہ رہا کہنے لگا یہ سفید جھوٹ ہے۔ اگر جزیرہ عرب کے یہ سردار واقعی قتل کر دیئے گئے ہیں جن کا نام یہ دونوں اشخاص لے رہے ہیں وہ لوگ تو عرب کے اشراف اور لوگوں کے سردار تھے۔ قسم بخدا! ۔۔تو

زمین کی پشت پر زندہ رہنے سے تو یہ بہتر ہے کہ ہمیں زمین کے شکم میں دفن کر دیا جائے۔لیکن جب اس نے اپنی آنکھوں سے قریشی سرداروں کو جنگی قیدیوں کی طرح رسیوں میں جکڑا ہوا دیکھ لیا اور ستر ۷۰ گبر کفار کی ہلاکت کی تصدیق ہوگئی تو پھر یہ یثرب سے چل کر قریش مکہ کے پاس آیا اور ان کے مقتولوں پر رونا چلانا شروع کر دیا اس نے ان کے آتش انتقام کو خوب بھڑکایا اور اپنے مقتولوں کا بدلہ لینے کے لیے آمادہ جنگ کر دیا۔عبدالمطلب بن ابی دواعہ الاسہمی کے پاس جا کر ٹھہر گیا اس کی بیوی عاتکہ بھی اپنے خاوند کے پاس موجود تھی اس نے کعب کی بڑی خاطر تواضع کی وہاں اثنائے قیام بھی اس نے ہجو یہ اشعار سنانے شروع کیے۔

جب اس کی اس کارستانی کی اطلاع حضور ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے دربار نبوت کے شاعر حضرت حسان کو اس کا جواب دینے کا حکم دیا ان میں سے دو شعر ملاحظہ فرمایئے۔

وَلَقَدْشَفَى الرَّحْمٰنُ مِنَّاسَدًاً وَاَهَانَ قَوْمًاقَاتَلُوْهُ وَصُرِّعُوْا

اور خداوند رحمن نے ہمارے آقا کے دل کو مطمئن کر دیا اور ان لوگوں کو ذلیل و رسوا کر دیا جنہوں نے ان کے ساتھ جنگ کی اور وہ پچھاڑے گئے

وَنَجَاوَاَفْلَتَ مِنْهُمْ مَنْ قَلْبُهٗ شَغَف يَظَلُّ لِخَوْفِهٖ يَتَصَدَّعُ

اور ان میں سے جو شخص بھاگ کر بچ نکلا اس کے دل میں آگ بھڑک رہی ہے اور اس کا دل (ہمارے آقا کے) خوف سے پھٹا جا رہا ہے۔

حضرت حسان کے اشعار بجلی بن کر اس پر گرے اس کو جواب دینے کی بھی سکت نہ رہی اور اسے مکہ سے خائب و خاسر ہو کر مدینہ واپس آنا پڑا۔

یہاں آکر اس کی فطرت بد نے ایک نیا رخ اختیار کیا۔جو غیور مسلمانوں کے لیے

ناقابل برداشت تھا اس نے صحابہ کرام کی عصمت شعار بیویوں کا نام لے کر اپنے اشعار میں ان کا ذکر شروع کر دیا ان سے اپنے عشق و محبت کے فرضی افسانے نظم کر کے لوگوں کو سنانے شروع کر دیئے اسے بار بار منع کیا گیا کہ وہ ایسا کرنے سے باز آجائے لیکن اس نے ذرا پرواہ نہ کی۔۔۔اور پھر پیمانہ صبر چھلک پڑا۔

آقائے دو جہاں نے ارشاد فرمایا' ہمیں اشرف کے بیٹے کعب کے شر سے کون بچائے گا۔ حضرت محمد بن مسلمہ اوسی نے کھڑے ہو کر عرض کی۔

اَنَا اَتَکَفَّلُ لَکَ بِہٖ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اے اللہ کے رسول ﷺ! اس خبیث کو موت کے گھاٹ اتارنے کی ذمہ داری میں قبول کرتا ہوں۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔

پھر کر گزرو اگر تم اس پر قدرت رکھتے ہو

اس مہم میں محمد بن مسلمہ کے علاوہ حضرت ابو نائلہ، عباد بن بشیر، حارث بن اوس بھی شامل تھے یہ جانباز جب اس مہم کو سر کرنے کے لیے روانہ ہونے لگے تو آقائے دو جہاں احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ ان چاروں صحابہ کو الوداع کہنے کے لیے بقیع شریف تک تشریف لائے۔ پھر انہیں روانہ کرتے ہوئے فرمایا

اے اللہ ان کی مدد فرما

پھر آپ ﷺ اپنے کاشانہ اقدس پر واپس تشریف لے آئے رات کا وقت تھا اور چاندنی رات تھی چاروں کعب کے قلعے پر پہنچے۔ سب سے پہلے ابو نائلہ نے آواز دی پھر دوسرے ساتھیوں نے کعب کا نام لے کر بلایا اس نے سب کی آوازیں پہچانیں اور

لحاف پرے پھینک کر اٹھ کھڑا ہوا اس کی ابھی نئی نئی شادی ہوئی تھی اس کی دلہن نے اس کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ تم ایسے شخص ہو جو لوگوں سے جنگ آزما رہتا ہے ایسے آدمی کو اس وقت باہر نہیں جانا چاہیے۔ کعب نے اپنی دلہن کو کہا کہ یہ کوئی اجنبی نہیں ہیں بلکہ ابو نائلہ سے میرا گہرا یارانہ ہے دلہن نے کہا بخدا مجھے اس کی آواز سے شر کی بو آرہی ہے۔

کعب نے اسے تسلی دی کہ ان چاروں میں سے ایک میرا رضاعی بھتیجا ہے اور ایک میرا رضاعی بھائی ہے چنانچہ دامن چھڑا کر نیچے چلا آیا۔ کچھ دیر آپس میں گپ شپ ہوتی رہی۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ اے ابن اشرف! آؤ یار ''شعب العجوز'' (ایک جگہ کا نام) تک چلیں چاندنی رات ہے کچھ دیر وہاں بیٹھیں گے اور کچھ باتیں کریں گے اس نے کہا اگر تمہاری یہ مرضی ہے تو میں تیار ہوں کچھ وقت وہ چلتے رہے اور ابو نائلہ نے اپنا ہاتھ اس کے سر کے بالوں میں ڈالا۔ پھر نکال کر سونگھا اور کہا میں نے آج تک ایسا خوشبودار عطر نہیں سونگھا۔ یہ سن کر وہ دشمن خدا پھول گیا اور کہنے لگا۔

''ایسا کیوں نہ ہو جب کہ میری بیوی عرب کی تمام عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے اور حسن و جمال میں سب سے بالا ہے''

دو تین مرتبہ ابو نائلہ نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ کعب کو اطمینان ہو گیا کہ خطرے کی کوئی بات نہیں آخر میں اس نے کعب کے بالوں میں ہاتھ ڈالا تو انہیں مضبوطی سے پکڑ لیا اور اپنے ساتھیوں سے کہا

اَضْرِبُو عَدُوَّاللّٰہ   اللہ کے دشمن کو پرزے پرزے کردو

سب نے یکبارگی اپنی تلواروں سے اس پر حملہ کر دیا اس نے بڑی خوفناک چیخ ماری جو اس کی بیوی نے سن لی اس نے چلا کر کہا اے قریظہ ! اے نضیر ! کے لوگوں مدد کو پہنچو چشم زدن میں ان کے جتنے قلعے تھے ان کی مخصوص بلند جگہ آگ روشن کر دی گئی یہ گویا خطرہ کا اعلان تھا۔

اسلام کے فدائیوں نے اس موذی کا سر تن سے جدا کیا اور ایک توبرے میں ڈال لیا اتنے میں یہودی ہر طرف سے اکھٹے ہو گئے تھے ان حضرات نے عام راستہ چھوڑ کر غیر معروف راستہ اختیار کیا۔ اور جب بقیع الغرقد کے پاس پہنچے تو انہوں نے فلک شگاف نعرہ تکبیر بلند کیا۔ حضور نے جان لیا کہ یہ جانثار اس بد بخت دشمن اسلام کو قتل کر آئے ہیں پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا عرض کیا حضور ﷺ نے فرمایا۔

اَفْلَحَتِ الْوُجُوْهُ   خدا ان مجاہدوں کو سرخرو کرے

انہوں نے عرض کی

وَوَجْهُكَ يَارَسُوْلَ اللهِ

اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کے رخ انور کو بھی اللہ تعالیٰ سرخرو کرے

پھر انہوں نے کعب کا سر توبرے سے نکال کر سرکار کے قدموں میں ڈال دیا حضور نبی کریم ﷺ نے ان کی اس کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ 7

ناموس رسالت اور آزادی صحافت

آج جب ناموس رسالت پر حملہ کر کے اسے آزادی صحافت کے نام سے تعبیر کیا

جارہاہے، لیکن جب دوسری جنگ عظیم میں یہودیوں نے مرنے والے یہودیوں کی یادگار کے طور پر ایک ہولوکاسٹ میوزیم بنایا، اس میوزیم اور دنیا بھر کے میڈیا کے ذریعے انہوں نے یہ شدید تر پیگنڈہ کیا کہ اس جنگ میں مغرب نے ساٹھ لاکھ یہودیوں کو مارا تھا، فلمیں بنیں، کتابیں لکھی گئیں، مضمون سے لے کر پمفلٹ تک شائع ہوئے اور پورے یورپ کو مطعون کیا گیا ان کے عوام اور رہنماؤں کو قصابوں سے تعبیر کیا گیا۔

ہولوکاسٹ کے مرنے والے یہودیوں کو اس قدر مقدس درجہ حاصل ہوگیا کہ ان کے خلاف بات کرنے والا، ان کی چالاکیوں، نمک حرامیوں اور اپنے ہی ملک سے غداری، کے بارے میں گفتگو کرنے والے کو نفرت پھیلانے والا قرار دے کر قابل تعزیر بنا دیا گیا۔ وہ لوگ جنہوں نے یورپ امریکہ اور کینیڈا میں ان یہودیوں کی مکاریوں کا پردہ چاک کرنے کی کوشش کی ان کا جو حشر ہوا وہ ایک لمبی داستان ہے یہاں صرف چند ایک کا ذکر ملاحظہ فرمایئے جنہوں نے صرف اتنا زبان سے یا قلم سے نکالا کہ یہودیوں نے جو ساٹھ لاکھ تعداد بتائی ہے وہ غلط ہے بلکہ مرنے والوں کی تعداد تو چند لاکھ سے بھی زیادہ نہیں۔ بعض نے تو صرف اس طرف اشارہ ہی کیا تھا ان سب کو نفرت پھیلانے کے جرم میں سزائیں بھگتنا پڑیں۔ زنڈل کو پریس میں سب سے پہلے ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا اور پھر ان کو عدالتوں میں گھسیٹا گیا ان کی جائیدادیں ضبط کر لی گئیں اور انہیں معاشرے میں نفرت پھیلانے کے جرم میں در بدر ہونا پڑا ان کا جرم صرف یہ تھا کہ ثابت کیا جائے کہاں کہاں ساٹھ لاکھ یہودی مرے

تھے۔ان میں سے دوارنسٹ زنڈل اور گریمر روڈلف امریکہ چلے گئے لیکن کچھ عرصے بعد ان دونوں کو امریکہ نے اپنے ملک سے نکال کر جرمنی کے حوالے کر دیا جہاں وہ آج کل نفرت پھیلانے کے جرم میں مقدمے کا سامنا کر رہے ہیں۔

آسٹریا وہ ملک ہے جہاں اسی ہولوکاسٹ کے خلاف بات کرنا جرم ہے وہاں ان کے مشہور صحافی ڈیوڈ ارونگ کو گزشتہ گرفتار کر لیا گیا کیونکہ وہ اپنی تحریر سے اس پروپیگنڈے کو غلط ثابت کر رہا تھا۔

بیلجیئم کا ایک اور لکھنے والا لاسیک فرائڈ وربیک ایسی ہی تحریں لکھتا تھا کہ اسے ہالینڈ کی حکومت نے گرفتار کیا اور آج کل وہ جرمن کی عدالت میں پیش ہونے کے لیے ہالینڈ بدری کا انتظار کر رہا ہے وہ جرمن شہری بھی نہیں لیکن اس کے عالمی وارنٹ جرمن عدالت نے جاری کیے ہیں۔صرف قانونی کاروائی کی بات نہیں 19 ستمبر 2005ء کو بیلجیئم کے ایسے ہی ایک لکھنے والے دیشنٹر یونارڈ کے گھر میں پولیس گھس گئی پورے گھر کو توڑ پھوڑ دیا اسے گرفتار کر لیا گیا اور کہا گیا کہ اسے تب رہا کیا جائے گا اگر وہ پاگلوں کے ڈاکٹر سے اپنا معائنہ کروائے اور یہودیوں کے ہولوکاسٹ کے خلاف لکھنا اور بولنا بند کر دے۔یہ سب تو ان ممالک میں ہوا ہے جو آج سرور دو عالم ﷺ کے توہین آمیز کارٹون چھاپنے پر پریس کی آزادی کا بہانہ بناتے ہوئے کاروائی سے انکار کر رہے ہیں لیکن اس دنیا کے چہرے پر ایک اور طمانچے کا ذکر ملاحظہ فرمایئے 19 جون 2004ء کو اسرائیل کینیٹ یعنی پارلیمنٹ نے حکومت کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا میں کہیں بھی کسی بھی جگہ کوئی شخص اگر ساٹھ لاکھ کی تعداد کو کم بتانے کی کوشش کرے اس پر مقدمہ چلا سکتی ہے اور اس ملک سے اسے نفرت پھیلانے کے جرم میں Hate Criminal کے طور پر مانگ سکتی ہے۔گرفتار کر سکتی ہے ،سزا دے سکتی ہے ،یعنی اس کو لکھنے والے جرمنی،آسٹریا کی عدالتوں میں مقدموں کا سامنا کر رہے ہیں وہ کل اسرائیل کی درخواست پر اس کی جیل

میں ہوں گے۔8

عزیزان گرامی! غور کیجئے!

صرف جنگ میں اپنے ہی ملک سے غداری کے جرم میں اور اپنی عیاریوں کی وجہ سے سزا پانے والے یہودی اتنے مقدس ہیں کہ ان کی تعداد کم کرنے پر نفرت پھیلتی ہے تو وہ قوم جس کا سرمایہ افتخار ہی عشق رسول ﷺ ہے۔۔۔جس کا مان ہی عشق رسول ﷺ ہے۔۔۔جس کا فخر ہی محبت رسول ہے۔۔۔جو قوم اپنے آقا سے والہانہ عقیدت رکھتی ہے۔۔۔جو قوم اپنے آقا کے ناموس پر اپنی جان قربان کرسکتی ہے۔۔۔جس قوم کے نوجوان یہ کہہ کر پھانسی کے پھندوں کو چوم لیں کہ یہ تو ممکن ہے کہ میرا جسم تیروں سے چھلنی کردیا جائے لیکن میرے محبوب آقا کے پاؤں مبارک میں کوئی کانٹا بھی چبھے۔۔۔جس قوم کی مائیں یہ کہہ کر اپنے بیٹوں کو راجپال و گوپال کو جہنم واصل کرنے کے لیے بھیجتی ہوں کہ اگر ناکام آیا تو اپنا دودھ نہیں بخشوں گی۔۔۔جو قوم اپنے جان و مال، آبرو، اولاد و والدین سے زیادہ اپنے آقا کو چاہتی ہو، کیا اس کی توہین نفرت پھیلانے کے جرم میں نہیں آتی؟

کاش! آج مسلم ممالک کی پارلیمنٹس سڑک پر نکلنے سے پہلے اسرائیل کی طرح یہ بل منظور کریں کہ توہین رسالت کا مجرم خواہ امریکہ میں ہو یا ڈنمارک میں اسے ہمارے حوالہ کیا جائے۔لیکن اس بل کو پارلیمنٹ میں پیش کرنے کے لیے جس غیرت، ہمت، جراءت اور عشق رسول کی ضرورت ہے وہ مسلم حکمرانوں میں ناپید ہو چکا ہے۔

اے مسلم حکمرانو! اگر یہ اساس نہ رہی تو تم بھی فنا ہو جاؤ گے۔۔۔تمہاری داستاں بھی نہ ہوگی داستانوں میں۔۔۔یہ ظلم کے خوگر گدھ تم سے سب کچھ تو چھین چکے اب تم سے عشقِ رسول کی دولت بھی ہتھیالینا چاہتے ہیں

سلطان صلاح الدین ایوبی اور ریجی نالڈ

ریجینالڈ ایک جابر وسفاک اور خوں آشام صلیبی تھا۔اس نے کرک کے حاکم ہمفری کی موت کے بعد اس کی ادھیڑ عمر بیوہ اسٹیفانیہ stephania سے شادی کرلی تھی اور اس طرح یہ بحیرہ مردار dead sea کے تمام قلعوں کا مالک بن بیٹھا اور اقتدار حاصل کرنے کے بعد مسلمانوں کے خلاف اپنی انتقامی مہم کا آغاز کردیا۔۔یہ وہ مردود انسان تھا جس نے (امریکہ کے منحوس صدارتی امیدوار بارک اوباما کی طرح) خانہ کعبہ اور روضہء رسول کو صفحہ ہستی مٹانے کی قسم کھائی تھی۔

جب صلاح الدین ایوبی تک اس کے یہ الفاظ پہنچے تو صلاح الدین ایوبی نے قسم کھائی کہ میں اس شاتم رسول کو اپنے ہاتھ سے قتل کروں گا۔

پھر کچھ دنوں کے بعد سلطان صلاح الدین ایوبی کو یہ خبر ملی کہ بدبخت ریجینالڈ عرب پر حملہ کرنے کے لیے اپنے علاقے سے نکل گیا ہے۔

یہ خبر سنتے ہی صلاح الدین ایوبی پر سکتہ طاری ہو گیا سلطان فوراً دمشق سے مصر کی طرف روانہ ہوئے اور بحری بیڑے کے سربراہ لولو کو طلب کیا اور مختصر طور پر والی کرک ریجینالڈ کے شیطانی عزائم کا ذکر کرتے ہوئے کہا میں نے اپنے دشمنوں کو بھی معاف کیا جو میرے خون کے پیاسے رہے ہیں لیکن ریجینالڈ کو اپنے ہاتھوں سے قتل کرنا میرا

فرض عین ہے تم اس بات سے میری نفرتوں کا اندازہ لگا سکتے ہو۔اس فتنہ گر کو روکو چاہے اس مزاحمت میں پورا سمندر انسانی خون سے سرخ ہو جائے بس میری زندگی میں اس کے ناپاک قدم مقامات مقدسہ تک نہ پہنچنے پائیں ورنہ بروز حشر ہم سب کے لیے شرمندگی کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔

امیر البحر لولو نے جب خبیث ریجینالڈ کا منصوبہ سنا تو چہرے پر نفرت وغضب کا رنگ ابھر آیا شیروں کی طرح دھاڑتے ہوئے کہا کہ اگر حق تعالیٰ کی تائید ونصرت ہمارے ساتھ رہی تو سلطان محترم بہت جلد سمندر کی تاریخ بدلتے ہوئے دیکھیں گے۔

سلطان نے ساحل سمندر پر امیر البحر لولو کو رخصت کیا۔

دوسری طرف ریجینالڈ نے اپنا سفر تیز رفتاری کے ساتھ شروع کر رکھا تھا اور راستے میں اسے تین چار جہاز حاجیوں کے ملے جو حج کر کے واپس جا رہے تھے۔ریجینالڈ نے ان تمام حاجیوں کو ایک ایک کر کے ذبح کر ڈالا بچے بوڑھے خواتین کسی کو نہ چھوڑا قتل کر کے ان کی لاشیں سمندر میں پھینک دیں اور جہاز اپنے قبضے میں لے لیے۔

امیر البحر لولو ریجینالڈ سے پہلے الحورا کی بندرگاہ پر پہنچ چکا تھا پھر جب ریجنالڈ کا بحری بیڑا الحورا کے قریب پہنچا تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ غلامان مصطفیٰ ﷺ کمانوں سے نکلے ہوئے تیروں کی طرح صلیبیوں کے تعاقب میں آگے بڑھے اور ریجینالڈ کے سپاہی جو سمندر کو چھوڑ کر غاروں میں پناہ لے چکے تھے ''ربوغ'' کی گھاٹیوں میں گھیر لیا۔پھر تھوڑی دیر میں پوری گھاٹی صلیبیوں کی چیخوں سے گونج اٹھی مسلمان جانباز پہلے ہی یہ خبر سن کر نفرت اور غضب کی آگ میں جل رہے تھے کہ ریجینالڈ کا بحری بیڑہ

مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے ارادہ سے آیا ہے پھر شیطانوں کی یہ جماعت مجاہدین کی تلواروں کی زد میں آ گئی تو پھر انہوں نے دشمنوں سے کوئی رعایت نہیں برتی ریجنالڈ کی تمام فوج ذلت کی موت ماری گئی لیکن ریجینالڈ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا
پھر غازیان اسلام کا یہ قافلہ عظیم الشان فتح کے بعد اسکندریہ کے ساحل پر پہنچا تو وہاں کے مسلمانوں کا جوش قابل دید تھا انہوں نے دور تک اپنے فوجیوں کے راستے میں پھولوں کے انبار لگا دیئے تھے فرط جذبات سے ہر شخص سپاہیوں کے ہاتھوں کو بوسہ دے رہا تھا سلطان کو جب کامیابی کی اطلاع ملی تو سلطان نے قاہرہ کی حدود سے نکل کر امیر البحر کا والہانہ استقبال کیا۔
ریجینالڈ کی سفا کی و بربریت کا اندازہ آپ اس کے اس قول سے لگا سکتے ہیں جو وہ اکثر و بیشتر رقص و سرور کی محفلوں میں کہا کرتا تھا۔
"بے شک اس رقاصہ کا رقص بہت دلکش ہے مگر میرے نزدیک دنیا کا سب سے زیادہ دلکش رقص وہ ہے جب ایک زخمی مسلمان زمین پر گر کر تڑپتا ہے"
ریجینالڈ کا یہ قول بھی بہت مشہور تھا۔
"مجھے شراب پینے سے بھی زیادہ لذت اس وقت حاصل ہوتی ہے جب میں کسی مسلمان کو اپنے ہاتھوں سے قتل کرتا ہوں۔ یہی میرا مقدس ترین فریضہ ہے اور یہ ہی میری نجات کا راستہ"
اپنی اسی بہیمانہ فطرت سے مجبور ہو کر والی کرک ریجنالڈ نے مسلمانوں کے تجارتی قافلے پر حملہ کر دیا اتفاق سے اسی قافلے کے ساتھ سلطان صلاح الدین ایوبی کی بہن

بھی محمل میں سفر کر رہی تھیں جب قافلے کے مسافروں نے ریجینالڈ سے رحم کی درخواست کی تو اس مردود صلیبی حاکم نے نہایت تحقیر آمیز لہجے میں کہا

''کہ مجھ سے رحم کی بھیک کیوں مانگ رہے ہوں۔۔۔؟ تمہارا ایمان
تو محمد (ﷺ) پر ہے انہی کو پکارو وہی تمہیں بچائیں گے''

پھر جب واپسی پر صلاح الدین ایوبی کی بہن نے اپنے بڑے بھائی کو یہ واقعہ سنایا تو سلطان کی حالت غیر ہوگئی، چہرہ غصہ وجلال سے سرخ ہوگیا، ماتھے کی رگیں ابھر آئیں اور پورا جسم کانپنے لگا۔ پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں اور رونے لگا دیکھنے والوں کو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے صلاح الدین ایوبی کی قوت گویائی سلب ہوگئی ہے۔ پھر جب کچھ دیر کے بعد سلطان کی حالت سنبھلی تو وہ انتہائی رقت آمیز لہجے میں بولا۔

تو نے سچ کہا ریجینالڈ۔۔۔! ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ ہی ہماری دستگیری فرمائیں گے ہمارے آقا کی نسبت خاص ہی ہمیں بچانے کے لیے کافی ہے اور انشاءاللہ ہمیں یہ نسبت ہی بچائے گی۔ حق تعالیٰ نے مجھے ابھی صرف اسی لیے زندہ رکھا ہوا ہے کہ میں اپنی قسم پوری کر سکوں۔

پھر جب معرکہ حطین ہوا تو اس میں دیگر سالاروں کے ساتھ ریجینالڈ بھی گرفتار ہو کر سلطان کے سامنے حاضر کیا گیا تو صلاح الدین ایوبی نے آگے بڑھ کر ریجینالڈ کے منہ پر تین بار تھوکا پھر اس کو مخاطب کر کے انتہائی غضب ناک لہجے میں کہا ''تجھ پر اللہ اور اس کے تمام فرشتوں کی ہزار بار لعنت ہو'' یہ الفاظ سلطان نے تین بار دہرائے۔

پورے خیمے پر سکوت مرگ طاری تھا پھر صلاح الدین ایوبی تیزی سے مڑا اور دوسرے

جنگی قیدیوں کو مخاطب کر کے بولا ''یہ اس وقت میری نظر میں دنیا کا سب سے زیادہ ناپاک اور لعنت زدہ انسان ہے اس نے دو بار حجاز مقدس کو تباہ کرنے کی قسم کھائی تھی اور ایک بار قافلے کے لوٹے جانے والے مسلمانوں نے رحم کی درخواست کی تھی تو اس مردود نے کہا تھا کہ اب تمہیں محمد ﷺ ہی آ کر بچائیں گے۔ یہ واقعہ سن کر میں نے بھی دو بار قسم کھائی تھی کہ اگر حق تعالیٰ نے مجھے اس ملعون کے جسم پر تصرف بخشا تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے قتل کروں گا۔۔ سو خالق کائنات نے مجھے میری قسم پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اس شیطان کے ارادے کو خاک میں ملا دیا۔ یہ کہہ کر صلاح الدینَ ایوبی نے اپنی شمشیر بے نیام کی۔ موت کے خوف سے ریجینالڈ کا چہرہ زرد ہو گیا تھا اور اس کا پورا جسم اس کمزور شاخ کی مانند لرز رہا تھا جو آندھی کی زد پر ہو پھر دیکھتے ہی دیکھتے ریجینالڈ سلطان کے قدموں میں گر پڑا اور اپنے گناہ کی معافی مانگنے لگا

''اگر میں تجھے معاف کر دوں تو میری قسم کا کیا ہو گا۔۔؟ ریجنالڈ کی معافی کی درخواست کے جواب میں سلطان صالح الدین ایوبی نے انتہائی نفرت آمیز لہجے میں کہا تیرا گناہ وہ گناہ ہے جس کی کوئی معافی نہیں اور میری قسم وہ قسم ہے جس کا کوئی کفارہ نہیں یہ کہہ کر صلاح الدین ایوبی نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ ریجینالڈ کی زنجیریں کھول دی جائیں والیِ کرک کا آخری وقت آ چکا تھا۔ مرنے سے پہلے ریجینالڈ نے ہر طریقے سے زندگی کی بھیک مانگ لی مگر صلاح الدین ایوبی نے اپنی قسم پوری کی اور تلوار اٹھانے سے پہلے شاتم رسول کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''میری خواہش تو یہ تھی کہ تیرے جسم کے ایک ایک حصے کو الگ کروں اور تجھے تڑپا تڑپا کر کے

مہینوں میں تیرے انجام تک پہنچاؤں۔ مگر میرے آقا ﷺ جو رحمت اللعالمین ہیں ان کی ایک حدیث مبارک ہے کہ کسی پاگل کتے کے جسم کے بھی ٹکڑے نہ کرواسے ایک ہی وار میں قتل کردو۔ بس میرے آقا کا صدقہ ہے کہ تو اذیت ناک موت سے بچ گیا'' پھر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ سلطان کی شمشیر فضا میں بلند ہوئی اور دوسرے ہی لمحے ریجنالڈ کی کٹی ہوئی گردن زمین پر پڑی تھی اور جسم تڑپ رہا تھا پھر جب والی کرک کی لاش ٹھنڈی ہوگئی تو سلطان نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس شیطان کی لاش کھلے میدان میں پھینک دو۔ 9

عشق رسول ﷺ اور ناموس رسالت کے چند درخشاں واقعات

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے جس طرح ناموس رسالت کا دفاع کیا ہے دنیا کا کوئی مذہب ایسی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے ہم یہاں ان روشن واقعات میں سے چند ایک کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ یہ واقعات قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب، کتاب الشفاء جلد اول میں نقل کیے ہیں۔

ابن خطل اور اس کی باندیوں کا قتل

غلاف کعبہ سے لپٹے ہوئے توہین رسول کے مرتکب مرتد کو مسجد حرام میں قتل کرنے کا حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے کسی نے حضور سے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ (آپ کی شان اقدس میں توہین کرنے والا) کعبہ کے پردوں میں لپٹا ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔

اقتلوہ   اسے قتل کر دو

فتح مکہ کے موقع (جب کہ عام معافی کا اعلان تھا) حضور ﷺ نے ابن خطل اور اس کی باندیوں کے قتل کا حکم دیا کیوں کہ اس دشمن رسول کی باندیاں گانے کے دوران ایسے اشعار گاتی تھیں جس سے رسول اللہ ﷺ کی توہین ہوتی تھی۔

عقبہ بن ابی معیط کا قتل

حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا کہ جب عقبہ بن ابی معیط نے قتل سے پہلے پکار کر کفار قریش سے فریاد کی کہ تم لوگوں کے ہوتے ہوئے جبراً قتل کیا جا رہا ہوں تو حضور ﷺ نے فرمایا تیرے قتل کی وجہ تیری بدزبانی اور وہ کذب وافتراء ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے متعلق تو کیا کرتا تھا۔

حضرت زبیر اور ایک شاتم رسول

جناب عبدالرزاق نے ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے سرور دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں گستاخی کی حضور ﷺ نے فرمایا کون غیور ہے جو اس دریدہ دہن گستاخ کو اس کی حرکت کا مزہ چکھائے حضرت زبیر نے عرض کی میری خدمات اس کام کے لیے حاضر ہیں اس مرد مجاہد نے اس گستاخ کو گستاخی کی سزا دی۔

سیف اللہ اور ایک دشمن رسول

انہی واقعات میں سے ہے کہ ایک عورت جو حضور ﷺ کو سب وشتم کا نشانہ بنایا کرتی تھی آپ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو مجھے اس کی اذیت سے بچائے جناب خالد بن ولید کی غیرت جوش میں آئی اور آپ نے اس خبیثہ کو قتل کر دیا۔

شاتم رسول اور نابینا صحابی کی غیرت

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا کی باندی ام ولد تھی وہ نبی کریم ﷺ کو برا کہتی تھی اور آپ کو سب وشتم کرتی تھی وہ نابینا صحابی اس کو منع کرتے رہتے تھے اور وہ باز نہیں آتی تھی ایک رات جب وہ نبی کریم ﷺ کو سب وشتم کر رہی تھی انہوں نے (غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے) گیتی لے کر اس کو اس کے پیٹ پر رکھ کر دبایا۔حتیٰ کہ اسے قتل کر دیا۔

صبح کو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اس واقعہ کا ذکر کیا۔آپ ﷺ نے سب لوگوں کو جمع کر کے فرمایا جس شخص نے بھی یہ کام کیا ہے وہ کھڑا ہو جائے وہ نابینا صحابی لوگوں کو پھلانگتے ہوئے آئے اور نبی کریم ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھ گئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں اس باندی کا مالک ہوں وہ آپ کو سب وشتم کرتی تھی۔اور برا کہتی تھی میں اس کو منع کرتا تھا لیکن وہ باز نہیں آتی تھی۔اور اس سے موتیوں کی مانند میرے دو بچے بھی ہوئے اور وہ میری رفیقہ بھی تھی گزشتہ رات وہ پھر آپ کو سب وشتم کر رہی تھی اور برا کہہ رہی تھی میں نے اس کے پیٹ پر گیتی رکھ کر اس کو دبایا حتیٰ کہ میں نے اسے قتل کر دیا۔۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا سنو! گواہ ہو جاؤ! کہ اس کا خون رائیگاں ہے (یعنی اس کا کوئی قصاص یا تاوان نہ ہوگا 10

عمیر بن امیہ کی غیرت:

حضرت عمیر بن امیہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی بہن مشرکہ تھی۔جب وہ نبی کریم ﷺ کے پاس جاتے تو وہ آپ کو سب وشتم کرتی اور آپ ﷺ کو برا کہتی انہوں نے ایک دن

اس کو تلوار سے قتل کر دیا۔ اس کے بیٹے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ہمیں معلوم ہے کہ اسے کس نے قتل کیا ہے؟ کیا امن دینے کے باوجود اس کو قتل کیا گیا ہے اور ان لوگوں کے ماں باپ مشرک تھے۔ حضرت عمیر کو یہ خوف ہوا کہ یہ لوگ کسی اور بے قصور کو قتل کر دیں گے انہوں نے حضور ﷺ کے پاس جا کر اس واقعہ کی خبر دی آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اپنی بہن کو قتل کیا تھا؟ میں نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے پوچھا کیوں؟
میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ مجھے آپ کے متعلق ایذاء پہنچاتی تھی نبی کریم ﷺ نے اس کے بیٹوں کے پاس کسی کو بھیجا تو انہوں نے کسی اور کا نام لیا جو اس کا قاتل نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے اس کے خون کو رائیگاں قرار دیا۔ 11

توہین رسالت کا مرتکب اگرچہ غیر مسلم ہو قتل کیا جائے گا

حضرت عرفہ بن الحارث کو مصر کا ایک نصرانی ملا جس کا نام مذقون تھا انہوں نے اسے اسلام کی دعوت دی اس نصرانی نے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کی
انہوں نے یہ معاملہ حضرت عمر بن العاص کے سامنے پیش کیا انہوں نے حضرت عرفہ سے کہا کہ ہم ان سے عہد کر چکے ہیں حضرت عرفہ نے کہا ہم اس سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کو ایذاء دینے پر عہد کریں۔ ہم نے ان سے صرف اس بات پر عہد کیا تھا کہ ہم ان کو ان کے گرجوں میں عبادت کرنے دیں گے اور اس بات کا عہد کیا تھا کہ ہم ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالیں گے اور اس بات کا عہد کیا تھا کہ ہم ان کی حفاظت کے لیے لڑیں گے اور اس بات کا عہد کیا تھا کہ وہ آپس میں اپنے مذہب کے مطابق عمل کریں گے لیکن جب وہ ہمارے پاس

آئیں گے تو ہم ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ کریں گے حضرت عمرو بن العاص نے فرمایا تم نے سچ کہا۔ 12

شاتم رسول کا قتل اور نبی کریم ﷺ کی تحسین

امام محمد فرماتے ہیں کہ جب کوئی عورت علی الاعلان نبی ﷺ کو سب وشتم کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے کیونکہ روایت میں ہے کہ حضرت عمر بن عدی نے سنا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دیتی تھی انہوں نے رات میں اس کو قتل کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے اس فعل کی تحسین فرمائی 13

عزیزان گرامی!

توہین رسالت کا مسئلہ آئے دن اٹھتا رہتا ہے کبھی اس کی سزا میں تخفیف کا شور وغوغا بلند ہوتا ہے تو کبھی انسانی حقوق کا واویلا مچایا جاتا ہے۔ جب کہ ان کی اپنی کتابوں میں قاضی یا کاہن کی توہین کرنے والا واجب القتل ہے اور نبی کی حرمت کے سامنے تو قاضی وکاہن پرکاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔

توہین شریعت کی سزا یہودی قانون میں

شریعت کی جو بات وہ تجھ کو سکھائیں اور جیسا فیصلہ وہ تجھ کو بتائیں اسی کے مطابق کرنا اور جو کچھ وہ فتویٰ دیں اس سے دائیں یا بائیں نہ مڑنا o اور اگر کوئی شخص گستاخی سے پیش آئے کہ اس کاہن کی بات جو خداوند تیرے خدا کے حضور خدمت کے لیے کھڑا رہتا ہے یا اس قاضی کا کہا (حکم یا فرمان) نہ سنے تو وہ شخص مار ڈالا جائے۔ تو اسرائیل میں سے ایسی برائی کو دور کر دینا o اور سب لوگ سن کر ڈر جائیں گے اور پھر گستاخی سے پیش نہیں آئیں گے۔ 14

توہین عیسیٰ کی سزا عیسائی قانون میں:

پاپائے روم یا چرچ کے اقتدار میں آنے سے قبل یورپ میں رومن لاء roman law کی عمل داری تھی چونکہ انجیل میں کوئی قانونی احکام موجود نہ تھے لیکن جب کلیسا نے اسٹیٹ پر غلبہ واقتدار حاصل کرلیا تو پوپ کے منہ سے نکلے ہوئے ہر حکم کو قانونی بالادستی حاصل ہوگئی موسوی قانون کے تحت قبل مسیح انبیاء کی اہانت اور تورات کی بے حرمتی کی سزا سنگسار مقرر تھی۔رومن امپائر کے شہنشاہ جسٹینین justinion کا دور حکومت طلوع اسلام سے چند سال قبل 528 تا 565 صدی عیسوی پر محیط ہے رومن لاء roman law کی تدوین کا سہرا بھی اس کے سر ہے اور اس کو عدل وانصاف justice کا مظہر بھی سمجھا جاتا ہے۔اس نے جب دین مسیحی قبول کرلیا تو قانون موسوی کو منسوخ کر کے انبیائے بنی اسرائیل کے بجائے صرف یسوع مسیح کی توہین اور انجیل کی تعلیمات سے انحراف کی سزا،سزائے موت مقرر کی۔اس کے دور سے قانون توہین مسیح سارے یورپ کی سلطنتوں کا قانون بن گیا۔روس اور اسکاٹ لینڈ میں اٹھارویں صدی تک اس جرم کی سزا سزائے موت ہی دی جاتی رہی۔15

برطانیہ اور ملعون سلمان رشدی:

مشہور صحافی ودانشور جمیل الدین عالی اپنے کالم ''نقار خانے'' میں رقم طراز ہیں

''بد نام زمانہ رشدی جس کی ولدیت بھی مشکوک رہی ہے،دلی میں میرے کالج کے سکریٹری رشدی صاحب ہمارے گرلز کالج کی ایک خاتون سے مشتبہ حالات پیدا کر رہے تھے انہیں قائداعظم نے برطرف کردیا اور وہ دلی میں منہ دکھانے کے قابل نہ رہا تو خاتون کو لے کر بمبئی چلا گیا وہاں کسی وقت یہ ملعون رشدی پیدا ہوا اسے بے شرمانہ تعلیم دلائی گئی،برطانیہ میں بھی رکھا گیا اور وہاں بی بی سی سے بھی وابستہ ہوگیا کوئی بیس برس

پہلے حضور اکرم ﷺ کے خانگی حالات پر وہ بے شرمانہ کتاب لکھی جس کے خلاف پورا عالم سراپا احتجاج بن گیا۔ ایران کے انقلابی رہنما و روحانی شخصیت آیت اللہ خمینی نے اور کئی دوسرے علماء نے اس کے واجب القتل ہونے کا فتویٰ بھی جاری کیا جو آج تک منسوخ نہیں ہوا مگر حکومت برطانیہ نے تمام تر بے شرمی کے ساتھ آزادی تحریر کے نام پر انتہائی مضبوط مسلسل و مسلح سیکورٹی میں رکھا اس نے کروڑوں پونڈ کمائے۔ جن میں حکومتی کارندوں نے بھی حصہ بٹایا اور اب وہ کسی خفیہ پناہ گاہ میں رہتا ہے۔'' 16

جس ملعون سلمان رشدی کو برطانیہ نے آزادی افکار، آزادی رائے کی فریب کارانہ اصطلاحات کا سہارا دے کر بھرپور وکالت کی اسی سلمان رشدی نے جب برطانوی عوام کی محبوب شہزادی کے خلاف ایک جملہ کہا تو سارے یورپ نے اس رشدی کیخلاف غم وغصہ کا اظہار کیا، کیا اس وقت اسے آزادی اظہار کی اجازت نہیں تھی؟ آزادی اظہار کے علمبردار سراپاء احتجاج کیوں بن گئے؟

رشدی اور لیڈی ڈیانا

لیڈی ڈیانا کی حادثاتی موت پر رشدی کے ان ریمارکس پر ''بے قابو جنسی خواہشات نے لیڈی ڈیانا کو مار ڈالا'' سارے برطانوی پریس نے اس جملے پر سخت غم و غصے کا اظہار کیا۔ برطانیہ کے کثیر الاشاعت روزنامہ ٹائمز نے رشدی کے آرٹیکل کو شیطانی خیالات قرار دیا۔ اس پر وہیں کے ایک ہفتہ روزہ رسالہ آؤٹ لک out look نے بڑا صحیح تبصرہ کیا ہے

''رشدی نے جب برطانوی عوام کی محبوب شہزادی کے خلاف کوئی بات لکھی تو اس کے خلاف سخت غم وغصہ کا اظہار کر رہے ہیں حالانکہ جب اس کی تحریر کردہ کتاب جس میں

(مسلمانوں) کے محبوب ترین پیغمبر ﷺ کی شان میں گستاخی کی وجہ سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے تھے اس وقت یہی برطانوی عوام اور پریس "آزادی تحریر" کے اور "آزادی اظہار خیال" کے چیمپین بنے ہوئے تھے مگر اب برطانوی عوام اور پریس کو معلوم ہوا ہے کہ رشدی واقعی شیطان ہے" 17

عزیزان گرامی!

یہ حال ہے ان لوگوں کا جو خود کو ساری دنیا میں مہذب سمجھتے ہیں جبکہ معلوم ہوتا ہے کہ تہذیب ان کو چھو کر بھی نہیں گزری اگر مسلمانوں کے خلاف کوئی رشدی ان کی پناہ میں آجائے اور اسلام کے قلعے پر گولہ باری شروع کر دے تو اسے آزادی اظہار کے دل فریب لفظوں کا سہارا دے کر اس کا قد بلند کرنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے لیکن جب یہ مردود ان کی ایک شہزادی کو برا کہے تو واقعی یہ شیطان ہے اس وقت نہ اسے آزادی اظہار کے خوشنما لفظوں کا سہارا دیا جاتا ہے اور نہ افکار آزادی کا پروانہ۔

آخر کیوں؟ مسلمانو! خدارا سوچو۔۔۔!

قسم خدا کی جب تک ایک بھی مسلمان زندہ ہے ناموس رسالت پر سودا نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ جو باطل کے ایوانوں میں بیٹھ کر یہ سوچتے ہیں کہ ناموس رسالت کا قانون تبدیل ہو جائے گا یا اس کی سزا میں تخفیف ہو جائے گی، خون کی ندیاں تو بہہ جائیں گی مگر قانون توہین رسالت میں ترمیم نہیں ہوگی۔

عروہ بن مسعود کا پیغام عالم کفر کے نام

سرکار دو عالم ﷺ جب حدیبیہ کے مقام پر ٹھہرے تو کفار نے عروہ بن مسعود کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا جب وہ مذاکرات کر کے واپس لوٹا تو اس نے اہل مکہ کو مشورہ دیا کہ

مسلمانوں سے مزاحمت کا ارادہ ترک کر دیں اس نے انہیں یہ بھی بتایا کہ وہ دنیا بھر کے بڑے بڑے بادشاہوں کے دربار میں گیا ہے لیکن جانثاری و عقیدت کے جو جذبات اس نے غلامان مصطفیٰ ﷺ کے دلوں میں موجزن دیکھے ہیں ان کی نظیر اسے قیصر و کسریٰ کے دربار میں بھی نہیں ملتی۔ اگر وہ تھوکتے ہیں تو صحابہ کرام اس کو اپنے چہرے پر مل لیتے ہیں۔ اگر وہ وضو کرتے ہیں تو وضو کے پانی کا ایک قطرہ زمین پر گرنے نہیں دیتے بلکہ آگے بڑھ کر اپنے سینوں پر اور چہروں پر مل لیتے ہیں۔ اگر وہ کسی کام کو کرنے کا اشارہ دیتے ہیں تو حکم بجالانے میں سبقت لے جانے کے لیے صحابہ کرام بے تاب ہو جاتے ہیں۔ میں نے اطاعت و جانثاری خلوص اور محبت کے یہ دلکش منظر کسی بڑے سے بڑے شاہی دربار میں بھی نہیں دیکھے۔ اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ مشکل وقت میں مسلمان اپنے نبی کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے تو یہ تمہاری خام خیالی ہے۔

یہ داستان عشق و محبت صرف صحابہ کرام پر ہی ختم نہیں ہو جاتی بلکہ تا قیامت آپ کو ایسی داستانیں سننے کو ملتی رہیں گی۔

حضرت مالک بن انس کو کون نہیں جانتا جس وقت حدیث کا درس دیتے۔ ایک چوکی بچھائی جاتی اور اس پر سفید چاندنی بچھتی پھر امام مالک باادب بیٹھ کر درس حدیث دیا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک بچھو نے دوران حدیث سولہ مرتبہ آپ کو ڈنک مارے آپ کے چہرہ کا رنگ تبدیل ہوتا رہا مگر درس حدیث جاری رہا ادب و احترام حدیث کی ایسی اعلیٰ مثال قائم کی کہ کفار آج تک دنگ ہیں۔ اور آگے بڑھیئے۔ اور ملاحظہ فرمایئے

یہ ہیں حضرت جنید بغدادی سلطنت کی ناک کا بال جن کی پہلوانی کا سکہ ساری دنیا میں بیٹھا ہوا تھا دربار خلافت میں ایک نشست ان کے لیے بھی مخصوص تھی۔ لیکن ایک سید زادے کے کہنے پر اس سے کشتی کی اور اسی کے کہنے پر شکست کھالی۔ یہ تھا عشق رسول ﷺ اور ابھی بھی بات ختم نہیں ہوتی۔ ۱۴ ویں ہجری میں ایک عاشق صادق (مرشدی ومولائی مولانا احمد رضا) یک سید زادے کے قدموں میں دستار رکھ کر بیچ روڈ پر معافی مانگ رہا تھا اور پھر اس سید زادے کو پالکی میں اٹھا کر اپنی ناکردہ غلطی کی تلافی کر رہا تھا۔

عشق رسول ﷺ کیا ہے۔۔۔۔۔؟ عشق رسول حسن طلب کا نام ہے۔۔۔۔۔ عشق رسول ﷺ تیروں کی بوچھاڑ میں یارسول اللہ ﷺ کا نعرہ لگانے کا نام ہے۔۔۔۔ عشق رسول ﷺ رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دینے کا نام ہے خواہ وہ قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔۔۔۔ عشق رسول ﷺ مصائب برداشت کرنے کا نام ہے۔۔۔۔۔ عشق رسول ﷺ بچھو کی تیش زنی برداشت کرنے کا نام ہے کہ برداشت کرنے والے نے احترام حدیث میں جنبش تک نہ کی۔۔۔۔ عشق رسول ﷺ اس شوق دید کا نام ہے کہ گنبد خضراء کی ایک جھلک کے لیے دنیا کی ساری دولت، سارے اعزاز ٹھکرا دیئے اور یہ کہہ کر خاک مدینہ اپنے بدن پر مل لی کہ یہی میرا مشک ہے اور یہی میرا عنبر ہے۔۔۔۔ عشق رسول ﷺ تمام درباری اعزازات کو قربان کر دینے کا نام ہے۔۔۔۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے

رسول اللہ ﷺ کی تعظیم وتوقیر

ذات مصطفےٰ ﷺ جان ایمان ہے قرآن کریم نے کئی مقامات پر تعظیم رسول کا سختی کے ساتھ حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا. 18

تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی تسبیح کرو۔

اس آیت کی ترتیب پر غور کیجئے

۱۔سب سے پہلے ایمان لاؤ

۲۔اس عظیم الشان رسول ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرو

پھر فرمایا

۳۔اب صبح وشام اللہ کا ذکر کرو

رسول اللہ ﷺ سے آگے مت بڑھو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ 19

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اس آیت کے شان نزول میں مفسرین بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے عیدالاضحیٰ کے دن نبی کریم ﷺ کے جانور ذبح کرنے سے پہلے اپنے یہاں قربانی کر لی تو یہ آیت نازل ہوئی اور ان کو حکم دیا گیا کہ قربانی دوبارہ کریں

رسول اللہ ﷺ کے سامنے آواز بلند نہ کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۔20

اے ایمان والوں! نہ بلند کیا کرو اپنی آوازوں کو نبی کریم ﷺ کی آواز سے اور ان کے سامنے بلند آواز سے بات نہ کرو جیسے تم ایک دوسرے سے بلند آواز سے باتیں کیا کرتے ہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے سب اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں پتا بھی نہ چلے۔

تعظیم اور تکریم کا ایک اور قانون

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ 21

بے شک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں

اس آیت کے شان نزول میں علماء بیان کرتے ہیں کہ کچھ اعرابی مدینہ آئے اور کہنے لگے کہ ہمیں اس شخص کے پاس لے چلو۔ اگر یہ نبی ہیں تو ایمان کی سعادت حاصل کریں اور اگر یہ بادشاہ ہیں تو ہم ان کہ زیر سایہ رہیں گے اور غالباً اس وقت دوپہر کا

وقت تھا ان لوگوں نے انتظار کرنا گوارا نہ کیا اور حجرے کے باہر سے آوازیں دینا شروع کردیں تب یہ آیت نازل ہوئی۔

دوستو! اور ساتھیو!

آج پورا یورپ آزادی اظہار کے حق کو اس قبیح اشاعت کا جواز بنا رہا ہے آزادئ تقریر کی تقدیس پر آواز بلند کی جارہی ہے۔ خواہ اس کے نتائج کچھ بھی نکلیں۔

آزادی اظہار کے ایک علمبردار سے مکالمہ

کچھ عرصے قبل آزادی اظہار کے حامی و علمبردار سے NET پر چند مکالمات ہوئے وہ یہاں نقل کر رہا ہوں تاکہ آزادی صحافت کا معاملہ آپ کی سمجھ میں اچھی طرح سے آجائے۔

آزادی اظہار کے علمبردار:۔ یہ آپ مسلمان ذرا ذرا سی بات پر اتنے جذباتی کیوں ہو جاتے ہو یہ آزادی اظہار رائے ہے۔

میں نے ان سے کہا آپ سے آزادی اظہار کے علمبردار ہونے کے ناطے میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

آزادی اظہار کے علمبردار:۔ جی پوچھئے۔

یہ آزادی اظہار رائے جس کی تبلیغ آپ کرنا چاہتے ہیں اور کر رہے ہیں یہ آزادئ اظہار رائے ABSOLUTE یعنی مطلق ہے یا اس پر کوئی پابندی، شرط قید وغیرہ بھی ہے یا آزادی اظہار رائے پر کچھ قیود و شرائط بھی عائد ہونی چاہیے؟

آزادی اظہار کے علمبردار:۔ کہنے لگے میں آپ کی بات نہیں سمجھا؟

میں نے کہا بات تو صاف ظاہر ہے آپ تجاہل عارفانہ سے کیوں کام لے رہے ہیں۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ جس اظہار رائے کی تبلیغ کرنا چاہتے ہیں تو کوئی بھی شخص اپنی رائے کا برملا اظہار کرے، برملا تبلیغ کرے، برملا اس کی طرف دعوت دے اور اس پر کوئی روک ٹوک نہ ہو کوئی پابندی عائد نہ ہو اگر آزادی اظہار رائے کا یہ مطلب ہے تو آپ کیا کہتے ہیں اس بارے میں اگر ایک شخص یہ کہتا ہے کہ میری رائے یہ ہے کہ اہل ثروت کے پاس دولت کافی جمع ہو چکی ہے اور غریب بھوکے مر رہے ہیں لہذا ان کی دولت لوٹ کر غریبوں کو پہنچاؤ اگر کوئی شخص پوری دیانت داری کے ساتھ اس رائے کا اظہار کرے تو کیا آپ اس آزادیٔ اظہار رائے کے حامی ہوں گے یا نہیں؟ اور اس کی اجازت دیں گے یا نہیں کہنے لگے اس کی اجازت کیسے دی جا سکتی ہے تو اس سے معلوم چلا کہ آزادیٔ اظہار رائے کی اجازت ہے مگر اس کی کچھ قیود، حدود، شرائط LMITS ہیں۔

آزادی اظہار کے علمبردار:۔ کہنے لگے کہ جی ہاں! کچھ شرائط تو عائد کرنا پڑیں گی۔

تو میں نے کہا کہ مجھے بتایئے وہ شرائط کس بنیاد پر لگائی جائیں گی؟ اور کون لگائے گا؟۔ کس بنیاد پر طے ہوگا کہ فلاں قسم کی رائے کا اظہار تو کیا جا سکتا ہے اور فلاں قسم کی رائے کا اظہار نہیں کیا جا سکتا؟ فلاں قسم کی تبلیغ تو کی جا سکتی ہے اور فلاں قسم کی نہیں؟ اس کا یقین کون کرے گا؟ اور کس بنیاد پر کرے گا؟ اس کے بعد وہ of line ہو گئے اور یہ گفتگو یہیں ختم ہو گئی۔

عزیزان گرامی! یہ آزادی اظہار رائے کا مسئلہ نہیں بلکہ مسلمانوں کی آبرو کا مسئلہ ہے۔

اگر یہ آزادی اظہار رائے ہے تو جب ۲۷ جنوری ۲۰۰۳ کو ایک برطانوی اخبار نے اسرائیلی وزیر اعظم ایرل شیرون کا کارٹون شائع کیا جس میں دکھایا گیا کہ وہ ایک فلسطینی بچے کا سر کھا رہا ہے اور کہہ رہا ہے اس میں کیا برائی ہے! تم نے اس سے پہلے کسی سیاست دان کو نومولود بچوں کو چومتے نہیں دیکھا، تو اسرائیل سمیت دنیا بھر کی یہودی آبادیوں میں ایک طوفان بدتمیزی برپا ہو گیا۔ آخر آزادی اظہار رائے کے خلاف اتنا فساد کیوں؟

اسی طرح دوسری مثال بھی ہمارے سامنے ہے جب حال ہی میں اٹلی کے وزیر اعظم نے جب یہ بیان دیا کہ وہ رومی سیاست کے یسوع مسیح ہیں تو کلیسائے روم اور اطالوی سیاستدان نے اس پر گہرے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ کلیسائے روم کے اعلیٰ عہدیدار نے کہا کہ ہمیں معلوم ہے کہ وہ کہیں گے کہ انہوں نے یہ جملہ از راہ تفنن کہا لیکن اس طرح کے جملے مذاق میں بھی نہیں کہنے چاہئیں۔

یہاں بھی معاملہ آزادی اظہار کا نہیں بلکہ تہذیبوں کی مقدس ہستیوں اور علامات کی گستاخی اور بے ادبی کے عنصر کی حوصلہ شکنی کرنا ہے

گستاخ اور اقوام عالم کے قوانین:

''جو کوئی بھی خدا کے پاک نام پر دانستہ گستاخانہ اور بے ادبی کے الفاظ کہتا ہے یا خدا کے بارے میں بدزبانی، بے ہودہ گستاخانہ زبان درازی سے کام لیتا ہے یا اس کی مخلوق مملکت یا حتمی انصاف کرنے والی ہیئت مقتدرہ کو ہدف بناتا ہے یا یسوع مسیح یا مقدس روح کی تضحیک کرتا ہے مقدس صحیفوں میں درج خدائی فرامین کی ہتک اور توہین

کرتا ہے اسے جیل میں قید کی سزا دی جائیگی۔
گستاخانہ کلمات اور بے ادبی کی سزا اور حوصلہ شکنی کے لیے درج ذیل ممالک میں قوانین موجود ہیں

۱) آسٹریا۔۔۔آرٹیکل 188،189 کریمنل کوڈ
۲) فن لینڈ۔۔۔۔سیکشن 10 چیپٹر 17 پینل کوڈ
۳) جرمنی۔۔۔۔آرٹیکل 166 کریمنل کوڈ
4۔نیدر لینڈ۔۔۔آرٹیکل 147 کریمنل کوڈ
5۔اسپین۔۔۔۔آرٹیکل 525 کریمنل کوڈ
6- آئر لینڈ۔۔۔۔آئر لینڈ کے دستور کے آرٹیکل 40,6,1,I کے مطابق کفریہ مواد کی اشاعت ایک جرم ہے۔

منافرت ایکٹ 1989ء کے امتناع میں ایک گروہ یا جماعت کے لیے مذہب کے خلاف نفرت بھڑکانا بھی شامل ہے

7- کینیڈا۔۔۔۔(سیکشن 296 کینیڈین کریمنل کوڈ) عیسائی مذہب کی تنقیص و تضحیک ایک جرم ہے۔
8-نیوزی لینڈ۔۔۔۔سیکشن 123 نیوزی لینڈ کرائمنز ایکٹ 1961)۔22

آیئے اب ڈنمارک کے قانون کا جائزہ لیتے ہیں وہ اس آزادی اظہار کو قانون کے کس خانے میں رکھتا ہے ذرائع ابلاغ کے ذمہ دار کے ایکٹ نمبر 348 مجریہ 6 جون 1991ء کی رو سے تحریر کنندہ، ناشر اور مدیر اپنی اشاعتوں کے قانون کے تحت

ذمہ دار ہوں گے اوران کی اشاعت سے کسی بھی شہری کے ذاتی حقوق متاثر نہ ہوتے ہوں۔

پھر ڈنمارک کی پارلیمنٹ نے ذرائع ابلاغ کی ذمہ داری کے ایکٹ 1992ء کے سیشن پریس کی اخلاقیات میں قومی ضابطہ اخلاق کے عنوان کے تحت کہا کہ تمام ادارتی مواد (تحریر وتصاویر سمیت) جو رسائل و جرائد اورر اخبارات میں شائع ہو۔اس میں کسی بھی شخص کی ذات کو نشانہ نہ بنایا جائے چاہے اس شخص کا انتقال ہی کیوں نہ ہو چکا ہو۔ یہ ضابطہ اخلاق اس بات کا متقاضی ہے کہ حقیقت پر مبنی معلومات شائع ہوں لیکن اگر حقائق کے برخلاف یا ذاتی پرخاش کی بنا پر موڑ توڑ کر کسی کی توہین کرے تو یہ قابل سزا جرم ہے۔

اسی طرح ڈنمارک کے پینل کوڈ سیکشن 266 اسٹیٹ کے تحت اگر کوئی شخص دانستہ طور پر ایک بڑے حلقے میں عوام کے سامنے ایسا بیان دیتا ہے جو ایک بڑے گروہ نسل اور رنگ یا قوم یا نسلی مقام یا عقیدے کی توہین ہو یا جنسی رویہ (مذاق) ہو تو یہ شخص جرم کا مرتکب ہوگا اور اسے جرمانہ اور سزا دی جاسکے گی۔ 23

عزیزان گرامی!

آسٹریا سے لے کر ڈنمارک تک کے قوانین آپ نے ملاحظہ فرمائے اوران سب ملکوں کے حکمران اپنے ہی ملک کے قانون کی دھجیاں بکھیرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ دنیا کو انسانی حقوق اور تحمل و برداشت کا درس دینے والے یہ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ ان کی آزادی اظہار رائے نے دنیا میں کتنی بے چینی پھیلادی ہے۔

آزادیٔ اظہار رائے اور توہین اسلام:

مغرب میں اظہار رائے کی آزادیٔ صرف اسلام کی توہین کے لیے ہے ورنہ بصورت دیگر اس کی حدیں مقرر ہیں جیسا کہ ہم پچھلے صفحات پر لکھ چکے کہ یورپ میں آپ کو ہولوکاسٹ کے بارے میں جرح کرنے پر سزا دی جا سکتی ہے۔

عزیزان گرامی!

آج جب ملت اسلامیہ کا ریکارڈ احتجاج منظر عام پر آیا اور یورپی اقتصادیات کو دھچکا پہنچا اور یورپی مغربی ملکوں کی مصنوعات کے بائیکاٹ کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوا تو کوفی عنان کی بھی آنکھیں کھل گئیں اور مغرب و یورپ کو بھی ہوش آ گیا یہ سب امن و شانتی کے لہجے میں بات کرنے لگے۔

صحرا کو آج سینہ سپر دیکھنے کے بعد
منہ زور آندھیوں کا ارادہ بدل گیا

اس موقع پر جب یہ کارٹون شائع ہوئے اقوام متحدہ کے سربراہ کو سخت ایکشن لینا چاہیئے تھا مگر اس ادارے نے ہمیشہ انصاف کا بول بالا کرنے کے بجائے انصاف کا ہی خون کیا ہے اور اس نے ہمیشہ بڑی طاقتوں بالخصوص امریکہ کی لونڈی کا کردار ادا کیا ہے۔

اسلام اور صبر و تحمل

تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں نے ہر معاملے میں جس صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا ہے دیگر مذاہب اس کی مثال بھی پیش نہیں کر سکتے۔ ماضی میں دنیا بھر میں سینکڑوں کی تعداد

میں کتابیں اور اخباری مضامین شائع ہوئے جن میں اسلام کو ہدف تنقید بنایا گیا اور مسلمانوں کے بنیادی عقائد کی تضحیک کرنے کی کوشش کی گئی۔ مستشرقین نے کیا کیا اعتراضات نہ کیے مگر مسلمانان عالم نے کبھی اس عالمانہ بحث ومباحثہ پر اعتراض نہیں کیا۔ کیونکہ یہ بات بخوبی ان کے علم میں ہے کہ یہ اسلام پر جاری بحث ومباحثہ کا حصہ ہیں۔

لاتعداد اخباری مقالوں اور مضامین اور کتابوں میں اسلام کو بالکل غلط رنگ میں پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ صریحاً جھوٹ اور مبالغہ آمیز کہانیوں پر مبنی مواد اسلام کے حوالے سے پریس میں چھاپا جاتا ہے۔۔۔ اسلام کی تعلیمات کو بھونڈا کر کے پیش کیا جاتا ہے لیکن مسلمانوں نے کبھی تحمل اور برداشت کا دامن اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑا اسلام کے علماء اور محققین نے ہمیشہ ایسے اعتراضات کا علمی اور تحقیقی جواب دینے پر ہی اکتفا کیا ہے۔

لیکن یہ معاملہ ناقابل برداشت ہے کہ پیغمبر اسلام کی شان اقدس میں گستاخی کی جائے اور صبر وتحمل بھی ہو، ہم جان تو دے سکتے ہیں مگر ہرگز ہرگز اپنے آقا کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔

ہم پیچھے ثابت کر چکے کہ ہر دور میں جب بھی شاتم رسول پیدا ہوئے عالم اسلام کے غیور فرزندوں نے ان کے کاندھوں سے ان کے سر کا بوجھ اتار دیا۔

آزادئ اظہار صحافت کے علمبرداروں سے چند سوالات

1۔ برطانیہ میں رائج توہین عیسائیت قانون (Blasphemy law) کے حوالے

سے آپ کیا کہتے ہیں کیا یہ آزادیٔ اظہار رائے پر قدغن نہیں؟

یہ قانون چرچ کے قانون تک کیوں محدود ہے کیا یہ دیگر مذاہب کے ساتھ امتیازی سلوک کا اظہار نہیں۔

2-1996ء میں ایک فلم میکر ینگر و نے یورپی عدالت میں کیس دائر کردیا اس نے بھی یہ دعویٰ آزادیٔ اظہار کی بنیاد پر کیا تھا مگر یورپی عدالت نے بھی فیصلہ اس کے خلاف دیا۔ کیا یہ واقعہ اسلام کے حوالے سے یورپی ممالک کے دوغلے طرزِ عمل کو آشکار نہیں کرتا۔؟

3-1989ء میں ایک فلم Vision of ecstasy بنائی گئی جو سینٹ تھیریسا آف ویلا کے ویژن کے موضوع پر تھی۔ برطانوی بورڈ نے اس فلم کی ریلز روک دی کیونکہ اس کے نزدیک یہ توہین مذہب (یا چرچ) کے دائرے میں آتی ہے حالانکہ وہ یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ یہ فلم حقیقتاً توہین آمیز ہے لیکن جلینڈر پوسٹن نامی ڈنمارک کے اخبار میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر ٹونی بلیئر کا ڈنمارک کے وزیرِاعظم کو فون اور اس کے ساتھ یکجہتی کا اظہار، کیا یہ برطانوی دوغلے پن کو ثابت نہیں کر رہا ہے؟

کیا ان کے نزدیک فلم کا اجراٗ روکنا اظہار رائے کی آزادی پر قدغن نہیں تھا؟

4-ڈنمارک کے کریمنل کوڈ کے سیکشن 140 کے مطابق "ہر وہ شخص جو ملک میں قانونی طور پر مقیم کسی فرد یا کمیونٹی کے مذہب یا عبادات اور دیگر مقدس علامت کی تضحیک کرے گا اسے زیادہ سے زیادہ چار ماہ کی قید یا جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔ کیا جیلنڈر پوسٹن نامی ڈنمارک کا اخبار اس قانون کی زد میں نہیں آتا ہے؟

5- ڈنمارک اور دیگر یورپی ممالک میں ہولوکاسٹ کے منکرین کے لیے قانون موجود ہے جس کے مطابق ہولوکاسٹ یعنی نازیوں کی جانب سے یہودیوں کے قتل عام کی کہانی کے کسی ایک بھی جزو کا انکار کرنے والے کو ۲۰ سال قید تک کی سزا ہو سکتی ہے۔ کیا ہولوکاسٹ کا یہ قانون آزادیٔ اظہار پر قدغن نہیں۔

6- یورپی ممالک اور ڈنمارک کے قانون کے مطابق تمام شہریوں کے حقوق برابر ہیں تو کیا ہولوکاسٹ کے لیے علیحدہ سے قانون بنانا اور مسلمانوں کے مذہبی احترام کے لیے قانون نہ بنانا متضاد تاثر نہیں چھوڑتا؟

ایک اور خطرناک سازش کا انکشاف

عالم اسلام میں فتنوں کو دشمنانان اسلام نے کیسے پھیلایا اس کے لیے نواب راحت سعید چھتاری کا مضمون پڑھیے۔

جنگل کی حویلی

نواب راحت سعید خاں چھتاری صاحب 1904 کی دہائی میں صوبہ اتر پردیش کے گورنر تھے انگریزی حکومت نے انہیں ایک اہم عہدہ اس لیے دیا تھا کہ وہ مسلم لیگ اور کانگریس کی سیاست سے لاتعلق رہ کر انگریزوں کی وفاداری کا دم بھرتے تھے نواب چھتاری اپنی یادداشتیں بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک بار انہیں سرکاری ڈیوٹی پر لندن بلایا گیا ان کے ایک پکے انگریز دوست (جو ہندوستان میں کلکٹر رہ چکا تھا) نے نواب صاحب سے کہا کہ آیئے آپ کو ایسی جگہ کی سیر کراؤں جو کوئی یہاں سے دیکھ کر نہیں گیا نواب صاحب خوش ہو گئے انگریز کلکٹر نے نواب صاحب سے پاسپورٹ مانگا کہ وہ جگہ دیکھنے کے لیے حکومت سے تحریری اجازت لینی ہوتی ہے دو روز

بعد کلکٹر اجازت نامہ لے کر آ گیا اور کہا ہم کل صبح چلیں گے لیکن میری موٹر میں، سرکاری موٹر لے جانے کی اجازت نہیں۔

اگلی صبح نواب صاحب اور وہ انگریز منزل کی جانب روانہ ہوئے شہر سے باہر نکل کر بائیں طرف جنگل شروع ہو گیا جنگل میں ایک پتلی سی سڑک تھی جوں جوں چلتے گئے جنگل گھنا ہوتا گیا سڑک کی دونوں جانب نہ کوئی ٹریفک نہ کوئی پیادہ نواب صاحب حیران بیٹھے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے موٹر چلتے چلتے آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت گزر چکا تھا تھوڑی دیر بعد ایک بہت بڑا گیٹ سامنے نظر آیا دور سامنے ایک نہایت وسیع و عریض عمارت تھی جس کے چاروں طرف گھنے کانٹے دار جھاڑیوں اور درختوں کی ایسی دیوار تھی جسے عبور کرنا ناممکن تھا اور عمارت کے چاروں طرف زبردست فوجی پہرہ تھا اس عمارت کے باہر فوجیوں نے پاسپورٹ اور اجازت نامے کو غور سے دیکھا اور حکم دیا کے اپنی موٹر وہیں چھوڑ دیں اور آگے جو فوجی موٹر کھڑی ہے اس میں جائیں نواب صاحب اور انگریز کلکٹر ان پہرے داروں کی دی ہوئی موٹر میں بیٹھ گئے اور اس پتلی سڑک پر آگے چلتے گئے وہی گھنا جنگل اور جنگلی درختوں کی دیواریں دونوں طرف نواب صاحب گھبرانے لگے انگریز نے کہا کہ بس اب منزل آنے والی ہے دور ایک سرخ پتھر کی بڑی عمارت نظر آئی تو انگریز نے موٹر روک دی اور کہا کہ یہاں سے آگے صرف پیدل جا سکتے ہیں اور نواب صاحب سے کہا یاد رکھیں! کہ آپ یہاں صرف کچھ دیکھنے آئے ہیں بولنے یا سوال کرنے کی بالکل اجازت نہیں ہے۔

عمارت کے شروع میں وسیع دالان تھا اس کے پیچھے متعدد کمرے تھے دالان میں داخل ہوئے تو ایک نوجوان باریش عربی کپڑے پہنے سر پر عربی رومال لپیٹے ایک کمرے سے نکلا دوسرے کمرے سے ایسے ہی دو نوجوان اور نکلے پہلے نے عرب لہجے میں کہا السلام علیکم دوسرے نے کہا وعلیکم السلام کیا حال ہیں نواب صاحب حیران رہ گئے

کچھ پوچھنا چاہتے تھے لیکن انگریز نے اشارے سے فوراً منع کر دیا چلتے چلتے ایک کمرے کے دروازے تک پہنچے دیکھا کہ اندر مسجد جیسا فرش بچھا ہے عربی لباس میں متعدد طلبہ فرش پر بیٹھے ہیں اور ان کے سامنے ان کے استاد بالکل اسی طرح بیٹھ کر سبق پڑھا رہے ہیں جیسے اسلامی مدرسوں میں استاد پڑھاتے ہیں طلبہ عربی میں اور کبھی انگریزی میں استاد سے سوال بھی کرتے ہیں نواب صاحب نے دیکھا کہ کسی کمرے میں قرآن مجید پڑھایا جارہا ہے کہیں قراءت سکھائی جارہی ہے کہیں تفسیر کا درس ہورہا ہے کسی جگہ بخاری شریف کا درس ہورہا ہے کہیں مسلم شریف کا۔

ایک کمرے میں مسلمانوں اور مسیحوں کے درمیان مناظرہ ہورہا ہے ایک اور کمرے میں فقہی مسائل پر بات ہورہی ہے سب سے بڑے کمرے میں قرآن کا ترجمہ کرنا مختلف زبانوں میں سکھایا جارہا ہے نواب صاحب نے نوٹ کیا کہ باریک باریک مسائل پر ہر جگہ زور ہے مثلاً غسل کا طریقہ، وضو روزے، نماز اور سجدہ سہو کے مسائل وراثت اور رضاعت کے جھگڑے، لباس اور داڑھی کی وضع قطع، آیات کی تلاوت کرنا، غسل خانے کے آداب، گھر سے باہر آنا جانا، لونڈی غلاموں کے مسائل، حج کے مناسک، بکرا دنبہ کیسا ہو، چھری کیسی ہو، کوا حلال ہے یا حرام، حج بدل اور قضا نمازوں کی بحث عید کا دن کیسے طے کیا جائے اور حج کا کیسے؟ میز پر بیٹھ کر کھانا، پتلون پہننا، جائز ہے یا ناجائز؟ عورت کی پاکی ناپاکی کے جھگڑے حضور ﷺ کی معراج جسمانی تھی یا روحانی، امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھی جائے گی یا نہیں، تراویح ۸ ہیں یا ۲۰، نماز کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو آدمی کیا کرے، سود جائز ہے یا ناجائز، اعتکاف کے مسائل تجوید، مسواک کا استعمال، روزہ ٹوٹنے کے معاملے، عورت برقع پہنے یا چادر اوڑھے، اونٹ پر بہن بھائی بیٹھیں تو آگے بھائی ہو یا بہن، کون سے وظیفے پڑھے جائیں؟

ایک استاد نے سوال کیا پہلے انگریزی میں اور پھر عربی میں اور آخر میں نہایت شستہ اردو

میں جماعت اب یہ بتائے کہ جادو، نظر بد، تعویذ گنڈا، آسیب کا سایہ برحق ہے یا نہیں ۳۵ سے ۴۰ طلبہ کی یہ جماعت بیک آواز پہلے انگریزی میں بولی true true پھر عربی میں جواب دیا صحیح "مزبوط" یعنی اردو میں برحق برحق پھر ایک طلبہ نے کھڑے ہو کر سوال کیا۔

استاد جی! عبادت کے لیے نیت ضروری ہوتی ہے تو مردہ لوگوں کا حج بدل کیسے ہو سکتا ہے قرآن تو کہتا ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے استاد بولے قرآن کی بات مت کرو روایات میں مسئلے ڈھونڈا کرو جادو، نظر بد، تعویذ، آسیب، وظیفے اور ورد اور استخارہ میں مسلمانوں کا ایمان پکا کر دو اور ستاروں میں ہاتھ کی لکیروں میں مقدر اور نصیب میں۔

یہ سب دیکھ کر واپس ہوئے تو نواب چھتاری نے انگریز کلکٹر سے پوچھا اتنے عظیم دینی مدرسے کو آپ نے چھپا کر کیوں رکھا ہے انگریز نے کہا ان سب میں کوئی مسلمان نہیں یہ سب عیسائی ہیں تعلیم مکمل ہونے پر انہیں مسلمان ملکوں میں خصوصاً مشرق وسطیٰ، ترکی، ایران، اور ہندوستان برصغیر بھیج دیا جاتا ہے وہاں پہنچ کر یہ لوگ کسی بڑی مسجد میں جا کر نماز میں شریک ہوتے ہیں نمازیوں سے کہتے ہیں کہ وہ یورپی مسلمان ہیں انہوں نے مصر کی جامعۃ الازہر جیسی یونیورسٹیوں میں تعلیم پائی اور وہ مکمل عالم ہیں یورپ میں اتنے اسلامی ادارے موجود نہیں ہیں جہاں وہ تعلیم دے سکیں وہ سردست تنخواہ نہیں چاہتے صرف کھانا کپڑا سر چھپانے کی جگہ درکار ہے پھر وہ موذن پیش امام بچوں کے لیے قرآن کے معلم کی خدمات پیش کرتے ہیں تعلیمی ادارہ ہو تو اس میں استاد مقرر ہو جاتے ہیں جمعہ کے خطبے تک دیتے ہیں۔ (اور ان مقاصد کو اپنے پیش نظر رکھتے ہیں)

۱۔ مسلمان کو روایت ذکر کے وظیفوں اور نظری مسائل میں الجھا کر قرآن سے دور رکھا جائے

۲۔ حضور اکرم ﷺ کا درجہ جس طرح بھی ہو سکے گھٹایا جائے کبھی یہ کہو کہ آپ ﷺ نعوذ

باللہ رجل مسحور یعنی جادو زدہ تھے وغیرہ

اس انگریز نے یہ بھی بتایا کہ 1920ء میں رنگیلا رسول نامی کتاب راجپال سے اسی ادارے نے لکھوائی تھی اس سے کئی برس پہلے مرزا غلام احمد قادیانی اور بہاء اللہ کو نبی بنا کر کھڑا کرنے والا یہی ادارہ تھا اور ان کی کتابوں کی بنیاد لندن سے اسی عمارت سے تیار ہو کر جاتی ہے خبر ہے کہ سلمان رشدی کی کتاب لکھوانے میں بھی ان کا ہاتھ ہے 24

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا

روح محمد اس کے بدن سے نکال دو

عزیزان گرامی!

ملت اسلامیہ پر ایک مرتبہ پھر کڑا وقت آن پڑا ہے ابھی جن خاکوں پر احتجاج کرتے ہوئے دنیا بھر کے مسلمانوں میں بیداری کی لہر پیدا ہوئی ہے اس بیداری کی لہر کو سرد کرنے کے لیے یہود و نصاریٰ نے پھر اپنا گھناؤنا کھیل شروع کر دیا ہے۔

ملعون منیر شاکر کی ہرزہ سرائی

اور اب آقائے دو جہاں ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کے لیے جنگل کی کمین گاہ سے ایک اور تحریک شروع کی جارہی ہے۔ یہود و نصاریٰ کی اس کمین گاہ سے تربیت پانے والے اب دوسروں کو تربیت دے کر میدان عمل میں بھیج رہے ہیں اس کی ایک حالیہ مثال ملعون منیر شاکر کی ہے جس نے یہ خرافات بکیں ہیں۔

(ا) یارسول اللہ ﷺ پکارنا اور یا محمد ﷺ پکارنا بدتر از شرک وزنا ہے۔ اور جس نے یا رسول اللہ ﷺ بولا اس شخص کا اپنی منکوحہ کے ساتھ نکاح فاسد ہے۔

(۲) میری طاقت اس وقت رسول اللہ سے زیادہ ہے۔
(۳) امام حسین مظلوم نہیں ظالم تھے۔
عزیزان گرامی!
اس ملعون نے یہ بکواس کہاں کی؟۔۔F.M کے غیر قانونی چینل پر۔
سوال یہ پیدا ہوتا ہے یہ کون لوگ تھے جنہوں نے اسے اس ریڈیو فریکوئنسی میں مدد فراہم کی؟
عزیزان گرامی!
یہ ایک طویل داستان ہے۔
یہاں یہ بھی بتاتا چلوں جس طرح ماضی میں حسن بن صباح نے بھنگ اور شراب کو حلال کہا تھا اسی طرح اس ملعون نے مولویت کا روپ دھار کر اور وہی انداز اپنا کر جو حسن بن صباح (اس کے بارے میں ہماری کتاب ''جعلی پیری مریدی کا منظر و پس منظر'' ملاحظہ فرمایئے) کا تھا ملت اسلامیہ کو کریش کرنے کا ناپاک منصوبہ ترتیب دیا اور یہ سب کچھ یہود و نصاریٰ کی سرپرستی میں ترتیب دیا گیا۔
اس نے افیون اور چرس کے کاروبار کو جائز قرار دے دیا ہے اور ایک خبر ہے کہ اس نے اب مہدیت کا دعویٰ بھی کر دیا ہے۔
عزیزان گرامی!
افیون اور چرس کے کاروبار کو اس ملعون مفتی نے جائز کیوں قرار دیا؟
تا کہ ملت اسلامیہ کی نوجوان اکثریت یورپ کے نوجوانوں کی طرح بے راہ روی اور

نشے کا شکار ہو کر معاشرہ اور ملت اسلامیہ کے لیے عضو معطل ہو کر رہ جائے۔اور یہود و نصاریٰ کو کھل کھیلنے کا موقع مل سکے۔اس حقیقت کا انکشاف میں نہیں کر رہا بلکہ دیوبندی مکتبہ فکر کے مولانا ارسلان ابن اختر اپنی کتاب میں ''موساد'' کے حوالے سے یوں رقم طراز ہیں۔

''موساد'' امریکی سراغ رساں ادارے، سی آئی اے اور دوسرے معاون اداروں کے ساتھ مل کر پاکستانی نوجوانوں کو پاکستان کے عدم استحکام، پاکستان کی اخلاقی قدروں کی تباہی اور اسکی آئندہ نسلوں کو بیکار بنانے کے لیے نہایت منظم انداز میں کام کرتی رہی ہے۔تکبیر'' کو اسلام آباد میں ایک باخبر عہدیدار نے بتایا کہ ''موساد'' پاکستانی نوجوانوں کے ایسے گروپ تشکیل دینے پر توجہ دیتی ہے، جو اخلاق باختگی کو رواج دیں مغربی کلچر کی پیروی کریں اور گھناؤنے جرائم کرسکیں''

مزید آگے لکھتے ہیں

''مو ساد کے سوچنے والے ذہنوں میں پاکستان کو اسلامی انقلاب سے محروم رکھنا، اسرائیل کے strategic مفادات کا حصہ ہیں، اس لیے وہ پاکستان میں ہر طرح کے انتشار کی پیداوار کے کام کو strategic intelligence کا حصہ تصور کرتے ہیں وہ یہ کام بھی اتنے ہی جوش و خروش سے کرتے ہیں، جس قدر جوش خروش سے وہ پاکستان کی فوجی اور ایٹمی قوت پر ضرب لگانے کی کوشش کرتے ہیں 25

سوچو! مسلمانو! سوچو!

اس ملعون شخص کا ماضی میں کیا کردار رہا۔ یہ کراچی مالاکنڈ، کرم ایجنسی شیعہ سنی فسادات کراتا رہا، تاکہ مسلمان اس فرقہ واریت کی آگ میں از خود جل جائیں اور پاکستان کی حکومت امن وامان کے مسائل میں الجھی رہے۔اور یہود و نصاریٰ مسلمانوں کی

سیاسی اور معاشی حالات کو کمزور سے کمزور کرتے رہیں۔
ملعون منیر شاکر کے بارے میں امت کی یہ خبر ملاحظہ فرمایئے۔

''خیبر کی ایجنسی تحصیل باڑہ میں امن کمیٹی کے رضا کاروں اور (ملعون) مفتی منیر شاکر کے حامیوں کے درمیان خونریز تصادم کے نتیجے میں کم از کم ۷ افراد ہلاک اور درجنوں شدید زخمی ہوگئے ہیں۔ ہلاک شدگان میں سے تین کا تعلق مفتی منیر کے حامیوں اور چار کا تعلق امن کمیٹی سے تھا، فریقین کے مابین خودکار اور بھاری ہتھیاروں سے آدھے گھنٹے سے زائد وقت تک آزادانہ فائرنگ ہوتی رہی علاقے میں جنگ کا سماں ہے۔ پولیٹیکل انتظامیہ نے حالات پر قابو پانے کے لیے ایف سی کے سینکڑوں اہلکاروں کو تعینات کردیا ہے جبکہ مختلف قبیلوں سے تعلق رکھنے والے مشیران نے حالات پر قابو پانے اور فائر بندی کے لیے مصالحتی کوششیں شروع کردی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں جمعرات کی سہ پہر تقریباً 3 بجے کے قریب قمر آباد مارکیٹ شلوبر میں مفتی منیر شاکر کے حامیوں اور باڑہ کمیٹی کے رضا کاروں کے مابین اس وقت خونریز تصادم ہوگیا جب مفتی منیر کے حامیوں نے مہتمم مدرسہ ہاشمیہ مولانا عبدالستار کو اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کی۔ امن کمیٹی باڑہ نے الزام عائد کیا ہے کہ مفتی منیر شاکر کے مسلح حامی مولانا عبدالستار کو اغوا کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور جب باڑہ امن کمیٹی کے رضا کاروں نے انہیں روکا تو ان پر فائرنگ کردی گئی جس پر دونوں طرف سے خودکار ہتھیاروں سے فائرنگ شروع ہوگئی جس کے نتیجے میں کم از کم سات افراد ہلاک ہو گئے۔ جبکہ عینی شاہدین کے مطابق ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک درجن سے زائد ہے[26]

عزیزان گرامی!

اس تصادم کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے۔۔۔۔؟

اس تصادم کا فائدہ کن لوگوں کو ہوا۔۔۔۔۔؟

کس کی ایما پر امن کے عمل کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی گئی۔۔۔۔۔؟

یہ لہو کس کا گرا۔۔۔۔۔؟

یہ نسل کشی کس کی ہوئی۔۔۔۔؟

سوچو مسلمانو۔۔۔!سوچو۔۔۔۔!

صرف دشمن کی شجاعت ہی نہیں فاتح
اپنی صف میں کئی غدار نظر آتے ہیں
دردمندان چمن آنکھ نہ لگنے پائے
ہم کو شب خون کے آثار نظر آتے ہیں

غلاف کعبہ سے آنکھیں مس کرنے والے مسلمانو!

جس غلطی کی وجہ سے قوم یہود ذلتوں کی عمیق کھائیوں میں جا گری اس نے وہ ہی فارمولا تم پر بھی آزمایا اور اگر تم بھی اسی غلطی کا شکار ہو گئے تو ذلتوں کے گہرے کھڈ میں گرنے سے تمہیں کوئی نہ بچا سکے گا۔

وہ غلطی کیا تھی؟

اسے قرآن کریم نے یوں بیان کیا ہے

اتخذوا احبارھم و رھبانھم اربابامن دون الله(۹:۱۳)

انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا معبود بنالیا۔

عزیزان گرامی!

کسی انسان (عالم، مفتی، حکیم لامت وغیرہ) کو اپنے دل میں اتنی جگہ دے دینا کہ اس کے بالمقابل اللہ اور رسول کی بھی پرواہ نہ رہے یعنی اگر اس کی بات اللہ یا اس کے رسول کے ارشادات ٹکرائے تو اس کی بات کو قائم رکھنا اور اس سے ٹکرانے والی آیت یا حدیث کے مفہوم میں تاویل کی جائے یہ ایسی عادت بد ہے جو یہود کے اندر پائی جاتی تھی۔

مسلمانو!

بٹیر کے شکار کے لیے شکاری بٹیر کی آواز ہی نکالتا ہے تا کہ بٹیر سمجھے کہ کوئی اس کا ہی ساتھی ہے اور اس دھوکے میں آ کر جال میں پھنس جاتا ہے

لہذا دوستو!

ان ایمان کے شکاریوں سے خود کو بچاؤ نہ صرف خود کو بلکہ اپنی اولاد و عزیز و اقارب کو بھی اس آگ سے بچاؤ۔۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

ماخذ و مراجع

1۔عبرت نامہ اندلس صفحہ 457

2۔مسلم اسپین از آئی ایچ برنی صفحہ 196

3۔عبرت نامہ اندلس صفحہ 476"

4 سلم اسپین 197-196

5۔عبرت نامہ اندلس صفحہ 489

6۔عبرت نامہ اندلس صفحہ 505)

7۔حوالہ کے لیے دیکھیے

ا۔ضیاء النبی از پیر محمد کرم شاہ الازہری جلد سوم صفحہ 441 سے 448

۲۔شرح سیرت ابن ہشام ترجمہ الروض الانف از عبدالرحمٰن بن عبداللہ سہیلی جلد سوم

صفحہ 400سے 408

8۔ماخوذ از اوریا جان مقبول کے کالم "آبروئے ما زنام مصطفیٰ است" جنگ اخبار

بروز جمعہ ۸ المحرم الحرام 17 فروری 2006ء)

9۔ماخوذ از فاتح اعظم سلطان صلاح الدین ایوبی از خان آصف

10۔ابوداؤد، سنن نسائی

11۔المعجم الکبیر

12۔تبیان القرآن بحوالہ المعجم الاوسط

13۔تبیان القرآن بحوالہ الدرالمختار

14۔استثناء باب ۱۷ آیت ۱۱ تا ۱۳ مطبوعہ بائبل سوسائٹی لاہور

15۔ناموس رسول او قانون توہین رسالت صفحہ 293 بحوالہ انسائیکلو پیڈیا آف بر ٹینیکا ج 1

16۔از جمیل الدین عالی، اتوار ۱۳ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ 12 فروری 2006ء)

17۔ناموس رسول اور قانون توہین رسالت صفحہ 255

18۔سورہ فتح آیت ۹

19۔حجرات آیت 1

20۔پ 26 سورہ حجرات آیت 2

21 ۔پ 26 سورہ حجرات آیت 4

22۔ماخوذ از ڈاکٹر طاہر القادری کا کالم "دنیا کو تہذیبی تصادم سے بچایا جائے" بروز جمعہ 17 فروری 2006 رونامہ ریاست

23۔ماخوذ از "روزنامہ امت" وجیہہ احمد صدیقی کا کالم "قلمی دہشت گردی یا صلیبی جنگ" بروز ہفتہ 18 فروری 2006ء

24-اردو ڈائجسٹ نومبر 1992ء

25۔قبلہ اول کفار کے حصار میں صفحہ 386

26۔روزنامہ امت 24 فروری 2006ء

ناموس رسالت اور ہماری ذمہ داریاں

از قلم محمد اسمٰعیل بدایونی

ہاں! آج حالات نے ہمارے کاندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری ڈال دی ہے اور یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ صلیبیوں نے ملت اسلامیہ کی سیاسی ومعاشی ناکہ بندی، معاشرتی اقدار کو تہس نہس اور جغرافیائی تقسیم در تقسیم کے بعد بھی چین کا سانس نہ لیا ان سے انا وخودداری کی دولت تک چھین لی اور ان کے نام نہاد مسلم حکمرانوں کو حرص وہوس کی روشن خیالی دے دی مگر یہ وحشت وبربریت کے دلدادہ صلیبی مطمئن نہ ہوئے ۔۔۔۔۔ یہ جانتے ہیں کہ یہ فاقہ کش موت سے نہیں ڈرتے ان کے اندر روح محمد موجود ہے، ان کے قلوب عشق رسول سے جگمگا رہے ہیں، آج بھی ان کے نوجوانوں میں ان کے بوڑھوں اور تو اور ان کے بچوں میں بھی ناموس رسالت پر سر کٹانے کا جذبہ موجود ہے۔

یہ اکثر وبیشتر ہمارے دامن رسالت سے تعلق کا امتحان لیتے رہتے ہیں اور ہم بعض اوقات اپنے نامناسب ردعمل کے ذریعے نہ صرف اپنا نقصان کر بیٹھتے ہیں، بلکہ امت مسلمہ کی ایک منفی تصویر بھی پیش کرنے کا سبب بن جاتے ہیں۔

دوستو! اور ساتھیو!

آؤ آج ان سازشوں کا منہ توڑ جواب دیں۔۔۔۔۔

آؤ! آؤ! آج اپنے نبی سے وفاداری کا عہد کریں۔۔۔۔۔

آج تجدید عہد وفا کا دن ہے۔۔۔۔۔

آج ہمیں سوچنا ہے کہ ہم ان غیر مہذب اقوام کے غلیظ صلیبیوں کا جواب کس طرح موثر انداز میں دے سکتے ہیں؟اس کے لیے آپ چند سرگرمیوں کا اہتمام کرکے اپنے نبی سے اپنی وفاداری کا عملی ثبوت دیں۔

1۔عالم اسلام کی تمام تنظیمیں ،انجمنیں،مساجد انتظامیہ ناموس رسالت کے حوالے سے تربیتی شب بیداریوں ،تربیتی نشستوں ،ریفریشر کورسسز اور ناموس رسالت کنونشن کا اہتمام کریں اوراس میں علماء اکرام اور دانشوروں سے ناموس رسالت کے موضوع پر خطاب کروائیں۔

2۔ناموس رسالت پر پمفلٹ ،کتابچے ،کتابیں اپنے اہل قلم سے لکھوا کر عوام الناس ،یونیورسٹیوں اور کالجز وغیرہ میں مفت تقسیم کروائیں تا کہ آپکی نئی نسل اپنی روشن اور تابناک ماضی سے آگاہ ہوسکے

3۔مساجد میں خطباء عوام الناس کو ناموس رسالت کی اہمیت سے آگاہ کریں

4۔مبلغین ہر گلی محلہ میں فیضان سنت کے درس کے ساتھ ناموس رسالت کی اہمیت پر درس دیں اور ہر مسلمان کو اس کی اہمیت سے آگاہ کریں درس کے بعد بلند آواز سے درود کا تحفہ حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پیش کریں

5۔نوجوان سیرت النبی کا خصوصی طور پر مطالعہ کریں اور اپنی شخصیت کو آپ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق تشکیل دیں۔

6۔جرائد ورسائل میں ناموس رسالت کے حوالے سے خصوصی نمبر شائع کریں اور ہر رسالہ اس سال ایک خصوصی نمبر یا ناموس رسالت نمبر نکالنے کا عہد کرے

7۔اسکول وکالجز کے اساتذہ کو ناموس رسالت کے حوالے سے کتابیں مفت تقسیم کی جائیں اور اساتذہ طلبہ کو ناموس رسالت کی اہمیت سے آگاہ کریں،اور اسکول وکالجز میں محفل میلاد اور سیرت النبی کے جلسے منعقد کر کے ناموس رسالت کے موضوع پر تقریری مقابلوں کا انعقاد کیا جائے۔

آؤ! آؤ!ایک دوسرے کوآواز دیں۔۔۔۔۔۔۔

آؤ دوستو! آؤمل کر قدم بڑھائیں۔

آؤ! ایک دوسرے کے ہاتھ کوتھامے اس سیلاب کی سرکش موجوں کے سامنے بند باندھیں۔

عشق رسول کی سرمدی دولت سے سرشار مسلمانو!

بہتر ہے کہ موجوں کے ٹلنے کا انتظار کرنے کے بجائے موجوں میں پڑ کر تیرنے کی کوشش کی جائے اور راہ کے خالی ہونے کی توقع کے بجائے صفوں کو چیر کر راہ پیدا کرنے کی جستجو کی جائے

نماز اچھی ، روزہ اچھا ،زکواۃ اچھی ، حج اچھا
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی عظمت پر
خدا شاھد ہے کہ کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

ناموس رسالت اور ہماری ذمہ داریاں

از قلم محمد اسمٰعیل بدایونی

1۔ عالم اسلام کی تمام تنظیمیں، انجمنیں، مساجد انتظامیہ ناموس رسالت کے حوالے سے تربیتی شب بیداریوں، تربیتی نشستوں، ریفریشر کورسسز اور ناموس رسالت کنونشن کا اہتمام کریں اور اس میں علماء اکرام اور دانشوروں سے ناموس رسالت کے موضوع پر خطاب کروائیں۔

2۔ ناموس رسالت پر پمفلٹ، کتابچے، کتابیں اپنے اہل قلم سے لکھوا کر عوام الناس، یونیورسٹیوں اور کالجز وغیرہ میں مفت تقسیم کروائیں تا کہ آپکی نئی نسل اپنی روشن اور تابناک ماضی سے آگاہ ہو سکے

3۔ مساجد میں خطباء عوام الناس کو ناموس رسالت کی اہمیت سے آگاہ کریں

4۔ مبلغین ہر گلی محلّہ میں فیضان سنت کے درس کے ساتھ ناموس رسالت کی اہمیت پر درس دیں اور ہر مسلمان کو اس کی اہمیت سے آگاہ کریں درس کے بعد بلند آواز سے درود کا تحفہ حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پیش کریں

5۔ نوجوان سیرت النبی کا خصوصی طور پر مطالعہ کریں اور اپنی شخصیت کو آپ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق تشکیل دیں۔

6۔ جرائد و رسائل میں ناموس رسالت کے حوالے سے خصوصی نمبر شائع کریں اور ہر رسالہ اس سال ایک خصوصی نمبر ناموس رسالت نمبر نکالنے کا عہد کرے

7۔ اسکول و کالجز کے اساتذہ کو ناموس رسالت کے حوالے سے کتابیں مفت تقسیم کی جائیں اور اساتذہ طلبہ کو ناموس رسالت کی اہمیت سے آگاہ کریں، اور اسکول و کالجز میں محفل میلاد اور سیرت النبی کے جلسے منعقد کر کے ناموس رسالت کے موضوع پر تقریری مقابلوں کا انعقاد کیا جائے۔

آؤ! آؤ! ایک دوسرے کو آواز دیں۔۔۔۔۔۔